رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

REGD No P. 67

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۶ — شمارہ ۴۳

ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ: سالانہ ۷ روپے، ششماہی ۴ روپے، ممالک غیر ۸ روپے

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۲۶ اخاء ۱۳۴۶ ہش	۲۱ رجب ۱۳۸۷ھ	۲۶ اکتوبر ۱۹۶۷ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۴ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۹ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲۴ اکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ

ناصرات الاحمدیہ قادیان کا تیسرا دو روزہ سالانہ اجتماع

قرآن کریم پڑھنے اور وقف جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا کا پیغام

اجتماع میں حفظ قرآن کریم اور دینی معلومات کا امتحان دلچسپ تقریری مقابلہ

(رپورٹ مرتبہ عزیزہ حلیمہ بشریٰ بقاپوری سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ناصرات الاحمدیہ قادیان کا تیسرا سالانہ اجتماع بتاریخ ۲۱ و ۲۲ اکتوبر دو روزہ منعقد ہونے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ پہلے روز محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بنفس نفیس اجتماع میں تشریف لا کر صدارت فرمائی۔ اور اپنے پر لطف خطاب سے نوازا۔ بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ضروری نصائح فرمائیں۔

اجتماع سے قبل بچیوں کو اچھی طرح تیار کرایا گیا تھا۔ ساڑھے تین بجے روزانہ اجتماع کا پروگرام شروع ہوتا اور مغرب سے کچھ دیر قبل تک جاری رہتا۔ مقامی لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بکثرت تشریف لا کر اجتماع کی سب کارروائی سنتی رہیں اور بچیوں کی حوصلہ افزائی کرتی رہیں۔

پہلے روز کا پروگرام پہلے روز کا پروگرام زیر صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ٹھیک ۳½ بجے بعد سہ پہر شروع ہوا۔ عزیزہ امۃ الرحمان بنت مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے تلاوت کی۔ عہد ناصرات الاحمدیہ دہرانے کے بعد عزیزہ شہنشاہ بیگم نے نظم پڑھی۔

پیغام حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا سیدنا محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا پیغام پڑھ کر سنایا جو سیکرٹری کی درخواست پر خاص اس موقعہ کے لئے حضرت سیدہ موصوفہ نے از راہ شفقت ارسال فرمایا تھا (پیغام کا پورا متن دوسری جگہ ملاحظہ فرمایا جائے)

صدر صاحبہ کی افتتاحی تقریر پیغام سنانے کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے ناصرات الاحمدیہ کے معنے بتاتے ہوئے بتایا کہ بچیوں کو پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ صحیح معنوں میں احمدیت کی مدد کرنے والیاں بن جائیں اپنے اندر پسندیدہ اخلاق و اطوار پیدا کریں۔ تا بڑی ہو کر مفید وجود ثابت ہوں۔ محترمہ صدر صاحبہ نے اپنے خطاب میں بچیوں کو قرآن کریم پڑھنے کی خاص تاکید فرمائی۔ اور فرمایا کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں حصہ لینے والیوں کی تعداد بمقابلہ تقریری مقابلہ کے کم ہے حالانکہ اس مقابلہ میں تو زیادہ تعداد ہونی چاہیئے تھی۔ اسی طرح آپ نے وقف جدید کے مالی جہاد میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک کامیاب بنانے کی تلقین فرمائی۔

چونکہ اس موقعہ پر لجنہ کی ممبرات بھی حاضر تھیں اس لئے آپ نے انہیں بھی اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنی بچیوں کی بہتر رنگ میں تربیت کریں۔ کیونکہ تربیت کی اصل ذمہ داری والدین پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات کی طرف بڑے دلنشین انداز میں توجہ دلائی۔

سالانہ رپورٹ افتتاحی خطاب کے بعد خاکسارہ سیکرٹری نے ناصرات الاحمدیہ قادیان کی سالانہ کارگزاری کی رپورٹ (اکتوبر ۱۹۶۶ء تا ستمبر ۱۹۶۷ء) سنائی۔ (یہ رپورٹ بدر کی کسی آئندہ اشاعت میں پیش خدمت کی جائے گی)

مقابلہ حفظ قرآن سالانہ رپورٹ کے بعد ناصرات الاحمدیہ قادیان کے چھوٹے گروپ کا حفظ قرآن میں مقابلہ ہوا۔ اس گروپ کے لئے پانچ سورتیں حفظ کے لئے مقرر تھیں یعنی سورۃ الفیل سورۃ القریش، سورۃ الماعون، سورۃ الکوثر، سورۃ الکافرون۔ اس مقابلہ میں نو بچیوں نے حصہ لیا۔ ججوں کے فیصلہ کے مطابق عزیزہ امۃ الرحمان بنت مولوی خادم صاحب اول۔ آصفہ بیگم بنت مولوی فتح محمد صاحب اسلم دوم اور عزیزہ سلطانہ

(قادیان میں)

جماعت احمدیہ کا ۷۶ واں جلسہ سالانہ

بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ نومبر ۱۹۶۷ء منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۷۶ واں جلسہ سالانہ بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ نومبر ۱۹۶۷ء کو منعقد ہوگا۔ اس مبارک اور مقدس جلسہ میں شمولیت کے لئے احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور خود بھی تشریف لائیں اور دیگر احباب کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس روحانی اجتماع سے مستفید ہوں۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

بنت چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں سوم قرار دی گئیں۔

(ب) اس کے بعد بڑے گروپ کی بچیوں کا حفظ قرآن کریم کا مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ کے لئے تین سورتیں مقرر تھیں یعنی سورۃ النازعات، سورۃ البینہ اور سورۃ الزلزال۔ چنانچہ اس مقابلہ میں نو بچیوں نے حصہ لیا۔ اور ججز کے فیصلہ کے مطابق اس گروپ میں سے صاحبزادی امۃ الکریم کوکب اوّل۔ امۃ العزیز بنت حکیم محمد حمید صاحب دوم۔ اور عزیزہ بشریٰ صادقہ بنت چوہدری منظور احمد صاحب منیر چنبہ سوم قرار دی گئیں۔

تقریری مقابلہ گروپ نمبر ۱ تیسرے نمبر پہ پہلے چھوٹے گروپ کی بچیوں کا تقریری مقابلہ بھی ہوا۔ اس مقابلہ کے لئے حسب ذیل تین عنوان مقرر تھے:-

(۱) ہم احمدی کیوں ہیں (۲) صفائی۔
(۳) وفات مسیح۔

اس مقابلہ میں چھوٹے گروپ کی ۱۰ لڑکیاں شریک ہوئیں۔ سب نے ماشاء اللہ خوب جرأت اور دلیری کے ساتھ اپنا اپنا مضمون سنایا۔ ججوں کے فیصلہ کے مطابق اس گروپ سے عزیزہ عقیلہ شمیم بنت ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب اوّل قرار پائیں۔ عزیزہ امۃ الکریم کوثر بنت مکرم نذیر احمد خان صاحب افغان دوم اور امۃ الرحمان بنت غلام صاحب سوم قرار دی گئیں۔

اسی پروگرام کے ساتھ پہلے روز کے اجتماع کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

اجتماع کا دوسرا روز

اجتماع کے دوسرے روز مورخہ ۲۲ اکتوبر کو حسب سابق ۱۲ بجے نصرت گرلز سکول میں زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان مقررہ پروگرام شروع ہوا۔ ناصرات الاحمدیہ کی جملہ ممبرات کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بھی کثیر تعداد میں تشریف لائی ہوئی تھیں۔

تقریری مقابلہ سب سے پہلے عزیزہ محمودہ بیگم نے تلاوت قرآن کریم کی۔ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعدہٗ بڑے گروپ کی بچیوں کا تقریری مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات مقرر تھے:-

(۱) حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے
(۲) خلافت کی اہمیت۔ (۳) خلافت ثالثہ کی اہم تحریکات۔

اس گروپ کا مقابلہ بڑا سخت تھا۔ ۱۲ بچیوں نے حصہ لیا۔ اور اپنی طرف سے بہت عمدگی کے ساتھ اپنی اپنی تقاریر کیں۔ ججوں کے فیصلہ کے مطابق صاحبزادی امۃ العلیم عصمت اوّل۔ عزیزہ ظہیرہ بدر لقا پوری اور صاحبزادی امۃ الکریم کوکب دونوں دوم اور جمیلہ سلطانہ بنت چوہدری عبدالحق صاحب سوم قرار دی گئیں۔

گروپ نمبر اوّل کی تقاریر کے لئے پانچ منٹ اور چھوٹے گروپ کی تقاریر کے لئے تین منٹ کا وقت مقرر تھا۔ چونکہ بڑے

دو نوں قسم کے مقابلہ جات کے لئے علیحدہ علیحدہ جج مقرر کئے گئے تھے۔ چنانچہ حفظ قرآن کے مقابلہ کے لئے محترمہ استانی صادقہ خاتون صاحبہ۔ محترمہ سراج سلطانہ صاحبہ محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ نے ججز کے فرائض سرانجام دیئے۔ ہر دو گروپوں کے تقریری مقابلہ کے لئے محترمہ استانی صادقہ خاتون صاحبہ اور محترمہ سعیدہ محبوب صاحبہ اور محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ نے منصفی کے فرائض سرانجام دیئے۔

تقسیم انعامات ججوں کے فیصلہ کے مطابق

ناصرات الاحمدیہ قادیان کے تیسرے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر

حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا العالی کا پیغام

حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا العالیٰ نے سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان کی درخواست پر ناصرات الاحمدیہ قادیان کے تیسرے سالانہ اجتماع پر جو درج ذیل پیغام ازراہ شفقت ارسال فرمایا افادۂ احباب کے لئے اس کا مکمل متن پیش خدمت ہے:

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ناصرات الاحمدیہ قادیان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

تمہاری خواہش پر تمہارے لئے ایک مختصر پیغام بھجوا رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہارا اجتماع مبارک کرے اور ایسے کام کرنے کی توفیق عطا کرے جو جماعت اور اسلام کے لئے بابرکت ہوں۔

حقیقت میں تمہارا یہ زمانہ تربیت کا زمانہ ہے۔ تاکہ آٹھ دس سال کے زمانہ میں گلشن احمد کی ننھی ننھی کلیوں کو اس طرح سینچا جائے کہ وہ اپنے وقت پر کھل کر پھول بن سکیں اور ان کی خوشبو سے دنیا معطر ہو۔ اس لئے اپنے وقت کی قیمت اور اہمیت کو سمجھو۔ صرف دنیوی تعلیم کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ قرآن مجید اور دینی تعلیم کی طرف بھی پوری توجہ ہو۔ اور ساتھ ہی مذہب کی محبت کو اپنے مذہب کی خاطر تم ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار رہو۔

نظام جماعت سے وابستگی احمدیت کے لئے قربانی خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی کی اطاعت یہ وہ جذبات بچپن کی عمر سے پیدا ہونے چاہئیں۔ خدا کرے آپ کی ناصرات کی ہر بچی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق رکھنے والی۔ خلیفۂ وقت کی تابعدار اور آپ کی ہر تحریک پر لبیک کہنے والی ہو۔

ناصرات کے لئے مخصوص تحریک حضور ایدہ اللہ کی طرف سے وقف جدید کی ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ سو فی صدی ناصرات نے اس میں حصہ لیا ہوگا۔ اگر نہیں لیا تو اب ضرور لیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ میری دلی دعائیں آپ سب کے ساتھ ہیں۔

والسلام خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ 23-9-67

گروپ کی بچیاں ماشاء اللہ کافی تعداد میں اس مقابلہ میں شریک ہوئی تھیں اس لئے کافی دیر تک یہ پروگرام جاری رہا۔ اور سننے والیوں نے سب کی تقاریر پوری توجہ اور اشتیاق سے سنیں۔

آخر میں عزیزہ امۃ الحبیب ملکانہ نے نظم پڑھی۔

مختلف مقابلہ جات میں اوّل، دوم سوم آنے والیوں کو محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے دست مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔ ان بچیوں کے علاوہ حسب ذیل بچیوں کو سپیشل انعامات بھی دیئے گئے:-

(۱) حفظ قرآن میں چھوٹے گروپ میں سے جمیلہ سلطانہ۔ صغیر النساء اور طلعت بشریٰ

بڑے گروپ میں سے امۃ اللطیف۔ عائشہ بیگم۔

(۲) تقریری مقابلہ میں چھوٹے گروپ میں سے جمیلہ سلطانہ۔ نصرت سلطانہ۔ صدیقہ تبسم۔

بڑے گروپ میں سے ساجدہ ثریا۔ عزیزہ مبارکہ۔ ناصرہ بنت ڈوگر صاحب۔

اس موقعہ پر بعض مقامی ممبرات لجنہ اماء اللہ نے بھی بچیوں کی حوصلہ افزائی کے طور پر اپنی جیب خاص سے انعامات دیئے۔ جزاھن اللہ۔

محترمہ صدر صاحبہ کا اختتامی خطاب آخر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے سب سے پہلے انعام حاصل کرنے والی بچیوں کو مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا۔ خدا تعالیٰ انہیں یہ انعام لینا بابرکت کرے۔ اور اسی طرح کوشش اور محنت سے ترقی کرتی چلی جاؤ۔ اور بڑی ہو کر احمدیت کے لئے مفید وجود ثابت ہو۔

آپ نے دلنشین انداز میں الحمد شریف کی تشریح فرماتے ہوئے بتایا کہ اگر ایک بچی نماز کا ترجمہ جانتی ہے تو اُسے نماز میں پڑھنے میں لطف اور مزہ آئے گا۔ اور خدا اور اس کے رسول سے محبت بڑھے گی۔ یہی حال قرآن کریم ناظرہ اور پھر با ترجمہ پڑھنے کا ہے۔ اسی قرآن کریم ہی کی خدمت کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے اپنی تمام زندگی قرآن کریم پڑھانے اور سکھانے میں صرف کی۔ اسی کی خدمت میں حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی باون سالہ خلافت میں علوم جماعت کے سامنے کھول کر رکھ دیئے۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اسی پر زور دے رہے ہیں۔ کہ کیا مرد اور کیا عورتیں اور بچے بچیاں سب تین سال کے عرصہ میں قرآن کریم سادہ اور پھر ترجمہ کے ساتھ سیکھنے کی کوشش کریں۔ تا جماعت کے قائم ہونے کا اصل مقصد پورا ہو۔

آپ نے فرمایا ہم خوش قسمت ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں خلافت کا نظام عطا فرمایا ہے اسلئے میری بچیو ہمیشہ یاد رکھو کہ ہم نے خلافت کے ساتھ وابستہ رہنا ہے۔ اور خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھنا ہے مرکز سلسلہ میں رہتے ہوئے ہماری ذمہ داری زیادہ ہے۔ اس کو پورا کرنے کی ہم سب کو کوشش کرنی چاہیئے۔

آخر میں آپ نے بچیوں کو پُرشفقت دعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا:-- ۲۲

...میں میری بچیو آؤ دعا کریں کہ تم پھولو اور پھلو۔ اور آئندہ آنے والی نسلوں کی لیڈر بنو۔ اور وہ تمہاری پیروی کرنے اور نقش قدم پر چلنے میں فخر محسوس کریں۔ تمہارے اندر اسلامی اخلاق پیدا ہو جائیں۔ جو قرآن مجید اور حدیث

یورپ میں اب ایسے احمدی پیدا ہو چکے ہیں جو اپنا سب کچھ اسلام کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار ہیں

میں نے اس سفر میں اہلِ یورپ کو بڑی وضاحت سے بتایا کہ صرف اسلام ہی تمہیں تباہی سے بچا سکتا ہے

مجھے ہر جگہ احباب جماعت کی آنکھوں میں اخلاص و محبت کے دریا چھلکتے ہوئے نظر آئے

اہالیانِ ربوہ کے سپاسنامہ کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ایک اہم تقریر

مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۶۷ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یورپ سے کامیاب مراجعت پر ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی تھی۔ اس موقعہ پر اہالیانِ ربوہ کی طرف سے سپاسنامہ حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں حضور نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

اس وقت جو ایڈریس پڑھا گیا ہے۔ اس میں ایک تو اس

تعلق و اخوت و عقیدت کا اظہار

ہے جو خدائی جماعتیں اپنے امام سے رکھتی ہیں اور دوسری طرف اس خواہش کا اظہار کیا گیا ہے کہ خدا وہ دن جلد تر لائے جب ساری دنیا میں اسلام غالب آ جائے اور ہر دل خدائے واحد پر ایمان لانے والا اس کی حمد کرنے والا بن جائے اور ہر دل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت جاگزیں ہو جائے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو امام مقرر کیا جاتا ہے اس کے دل میں جماعت کی اور سلسلہ کی محبت پیدا کی جاتی ہے۔ ایسے رنگ میں کہ دنیا کے لئے اس کا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے اور جماعت کے دلوں میں اس کے لئے محبت پیدا کر دی جاتی ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا نظارہ میں نے ربوہ سے لنڈن تک اور لنڈن سے واپس ربوہ تک اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

میرا سفر ربوہ سے شروع ہوا

مختلف اسٹیشنوں پر جماعت کے احباب (مرد و زن) مجھے ملے۔ کراچی سے روانہ ہوئے پہلے جہاز طہران (ایران) کے ہوائی اڈہ پر اترا۔ وہاں بھی کچھ احمدی دوست موجود تھے جن سے مل کر انتہائی خوشی ہوئی۔ پھر ہم ماسکو کے ہوائی اڈہ پر اترے۔ جہاں ابھی تک کوئی احمدی ایسا نہیں تھا جو وہاں ملنے کے لئے آیا ہوتا۔ اس کے بعد فرینکفورٹ (جرمنی) کے ہوائی اڈہ پر جہاز اترا۔ وہاں اپنی مسجد بھی ہے مشن ہاؤس بھی ہے۔ مبلغ بھی ہے۔ چند ایک ہوائی اڈہ پر پاکستانی احمدی بھی موجود تھے۔ ان کے چہروں پر جب میری نظر پڑی تو بلا امتیاز پاکستانی بھی اور وہاں کے رہنے والے بھی ان کی

آنکھوں میں محبت کے دریا چھلکتے مجھے نظر آئے

اور ان کے لئے میرے دل کی جو کیفیت تھی اس کا بیان کرنا میرے لئے ناممکن ہے۔ پھر ہم زیورک گئے۔ ہیگ گئے۔ ہیمبرگ گئے۔ پھر وہاں سے کوپن ہیگن گئے۔ پھر لنڈن گئے۔ پھر گلاسگو گئے واپسی پر تھوڑی دیر کے لئے بریڈ فورڈ ٹھہرے اور ہڈرز فیلڈ کی مجلس جماعت میں ایک گھنٹہ قیام کیا۔ بریڈ فورڈ کے گرد و نواح احمدی جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ ان جماعتوں کے دوستوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ لنڈن میں سارے انگلستان کے احمدی وقتاً فوقتاً جمع ہوتے تھے۔ ان سے ملے۔ الوداع کے دن

جو نظارہ لنڈن میں میں نے دیکھا

ساری عمر اسے فراموش نہیں کر سکتا اس نظارہ کے نتیجہ میں اپنے دل کی جو کیفیت پائی وہ ناقابلِ بیان ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والی ہے اس نظارہ کا ایک حصہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ ایک بارہ تیرہ سال کا احمدی بچہ مسجد میں کام کیا کرتا تھا وہ نیچے سے پیغام میرے پاس لاتا تھا اور میرا پیغام نیچے لے جاتا تھا جس وقت دعا ہوئی۔ ساری جماعت پر رقت طاری تھی۔ مجھ پر رقت طاری تھی۔ ہم نے جہاں اپنے لئے دعا کی وہاں یہ دعا بھی کی کہ اللہ تعالیٰ ان قوموں کو ہدایت دے اور وہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے لگیں۔ دعا ختم کرنے کے بعد میں آنکھیں نیچے کئے چند منٹ کھڑا رہا۔ پھر میں نے اپنے دوستوں کو دیکھا ان کو سلام کیا اسی وقت ہمیں ہوائی اڈہ پر جانا تھا اچانک دائیں طرف جو میری نظر اٹھی تو میں نے دیکھا کہ وہ پیارا بچہ جس کی عمر بمشکل بارہ تیرہ سال کی تھی۔ اس وقت بھی اس کی آنکھوں سے پانی کا دریا بہ رہا تھا۔

واپسی پر ہم پیرس ٹھہرے۔ وہاں ہماری ابھی جماعت نہیں ہے کہ وہ اڈہ پر آکر ہم سے ملتی۔ پھر استنبول ٹھہرے پھر عراق ٹھہرے۔ پھر کراچی آ گئے کراچی میں اور پھر راستہ میں پاکستانی جماعتوں کے دوست ملے۔ ان کے چہروں کو میں نے دیکھا۔ مجھے انہوں نے دیکھا ایک ایسا جذبۂ اخوت و محبت ان کے چہروں پر کھیلتا نظر آیا کہ جو اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ جب تک اللہ اسے پیدا نہ کرے۔

مجھے جھنگ کے ایک دوست نے خط لکھا کہ ایک غیر احمدی عورت آپ کے ساتھ اسی گاڑی میں سفر کر رہی تھی۔ شورکوٹ میں ہماری جھنگ کی جماعت بھی پہنچی ہوئی تھی۔ شورکوٹ کے ریلوے اسٹیشن پر اس عورت کے منہ سے جو فقرے نکلے اور کسی احمدی نے وہ سنے وہ یہ تھے کہ مرید تو بہت دیکھے ہیں۔ پر

اس قسم کے عقیدت مند مرید ہم نے کبھی نہیں دیکھے

اور پیر بھی بڑے دیکھے ہیں۔ مگر ایسا پیر بھی ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ غرض یہ کہ عزیز جماعت افراد تھا لے رہے تھے۔

ملتان کی جماعت بڑی تعداد میں جمع تھی رٹھ کی بھی اور اردگرد کی جماعتیں بھی۔ پلیٹ فارم جیسا کہ بڑا ہے وہ سب بھرا ہوا تھا۔ میرا اندازہ تھا کہ پانچ سات سو یا ہزار احمدی افراد وہاں ضرور ہوں گے۔ ان کی یہ کیفیت تھی کہ جدھر میری نظر اٹھتی تھی وہ خوشی سے بے چین تھے اور سلام کرتے اور ان کے سینوں سے محبت اس طرح نکل رہی تھی۔ اور وہ اس طرح میرے سینے میں جذب ہو رہی تھی کہ ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نقش نظر آ رہا تھا اور اس کے حضور سر جھکتا چلا جاتا تھا

جو جماعتیں اس وقت یورپ میں ہیں

ان کے دل میں بھی اسی قسم کے جذبات ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لگائے ہوئے پودے درخت اُن کے پیش کئے تھے۔ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی بہت کیا جو درخت آپ پر چلا انتہائی تکلیف ہوئی ہے کہ جو درخت آپ نے لگائے تھے ان کے یہ ثمرات آپ نہ دیکھ سکے بہرحال خدا تعالیٰ کی مرضی ہی پوری ہوتی ہے اور ہم اس کی رضا پر راضی ہیں۔ اسلام کے لئے جو ان کا اللہ ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جو دنیا کے محسنِ اعظم ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے

جن کے ذریعہ سے انہوں نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شناخت کیا اور پھر آپ کے سلسلہ کے لئے جو محبت ان کے اندر پائی جاتی ہے۔ اس کا آپ اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ یہ جنوبی احمدی ہیں جو وہاں پیدا ہو چکے ہیں۔ جو اپنا مال اپنی جان اپنا وقت اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کے لئے اور اسلام کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہیں دیکھ کر طبیعت میں بڑی خوشی اور لذت پیدا ہوتی ہے اور اپنے رب کی بڑی ہی حمد کرنے کی طرف انسان متوجہ ہوتا ہے وہ بہترین مخلصین کی جماعت ہے اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔ ان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے کیونکہ دنیا کے حالات اس وقت بہت نازک ہیں

ایک موقعہ پر ایک اخباری نمائندہ نے مجھ سے پوچھا۔ کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ یورپ میں اسلام پھیل جائے گا میں نے اُسے کہا خیال کیسا؟ میں تو اس یقین پر قائم ہوں کہ یورپ میں اسلام پھیلے گا۔ تم لوگ تباہی کے بعد اسلام لاتے ہو یا اسلام لا کر اس تباہی سے بچ جاتے ہو۔ یہ تمہارے اپنے ہاتھ میں ہے۔ میری یہ خواہش ہے کہ میری یہ تمنا ہے میری دعا ہے کہ تم اس تباہی سے بچ جاؤ اور میں اسی غرض سے یہاں آیا ہوں کہ تمہیں یہ بتاؤں کہ اگر تم اپنے اللہ کی طرف اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع نہ کرو گے۔ تو تباہی تمہارے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ اور یہ ان پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۷۰ سال سے زیادہ عرصہ ہوا اپنے رب سے خبر پا کر دنیا کے سامنے رکھی تھیں۔

میں یہاں سے گیا ہوں اس سے پہلے میرے دل میں

بڑے زور سے یہ تحریک ہوئی تھی

(پیشگوئیاں زانذاری) موجود تھیں لیکن حضرت مسیح علیہ السلام کی کتب میں ہیں۔ ان کو دنیا کے سامنے اس طرح رکھا نہیں جاتا۔ جس طرح انہیں رکھا جانا چاہیئے۔ اور اب وقت ہے کہ میں وہاں جا کر ان لوگوں پر اتمام حجت کر دوں۔ اپنے دورہ کے دوران فرینکفورٹ میں بھی۔ زیورک میں بھی ہیگ میں بھی۔ کوپن ہاگن میں بھی لنڈن میں بھی گلاسگو میں بھی جہاں کہیں میں گیا۔ میں نے بڑی وضاحت سے

ان کو یہ بتایا کہ اس قسم کی پیشگوئیاں ہیں اور پھر میں نے ان پیشگوئیوں کی تفصیل کو ان کے سامنے رکھا۔ اور ان کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ اب تمہارے لئے کوئی اور لائحہ عمل نہیں۔ اگر تم تباہی سے بچنا چاہتے ہو تو اسلام لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا ہی فضل ہے کہ اس نے ہر گھر میں یہ پیغام پہنچا دیا۔ نہ مجھ میں یہ طاقت تھی نہ وہاں کی جماعت میں یہ طاقت تھی۔ اور نہ آپ میں یہ طاقت ہے۔ ساری جماعت مل کے بھی اپنے اندر یہ طاقت نہیں رکھتی کہ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس پیغام کو اللہ تعالیٰ کو پہچانو اور اسلام لاؤ۔ ہر گھر میں ہم پہنچا سکتے۔ مگر خدا تعالیٰ نے ایسا معجزہ دکھایا کہ آج میں وثوق اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اکثریت کے کانوں تک یہ آواز پہنچ چکی ہے۔ فرینکفورٹ میں جتنے اخبار تھے۔ انہوں نے ہمارے متعلق خبریں شائع کیں۔ انہوں نے لکھا کہ میں یہاں مذکورہ بالا پیغام لے کر آیا۔ اسی طرح زیورک کے اخبار تھے۔ زیورک میں ایک اخبار ہے جو نہایت ہی متعصب ہے۔ اور اسلام کے خلاف ہمیشہ لکھتا ہے ہمارے مبلغ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اس کی تردید میں لکھتے ہیں تو وہ اسے شائع نہیں کرتا۔ چوہدری صاحب

پریس کانفرنس سے پہلے

مجھ سے کہنے لگے کہ پتہ نہیں اس اخبار کا نمائندہ آتا ہے یا نہیں۔ اس اخبار کی اہمیت یہ ہے کہ سارے پڑھے لکھے لوگ اس اخبار کو پڑھتے ہیں اشاعت کے لحاظ سے غالبًا یہ دوسرے نمبر پر ہے لیکن یہ عوام کا اخبار نہیں بلکہ پڑھے لکھوں کا اخبار ہے اور ربڑا متعصب ہے۔ بہر حال پریس کانفرنس ہوئی تو ایک نوجوان اس اخبار کی نمائندگی کرتے ہوئے وہاں موجود تھا اور

اللہ تعالیٰ نے اس کے دل پر ایسا تصرف

کہ وہ اس کانفرنس میں بھی بیٹھا رہا اور جہاں دوسروں نے بعض سوالات کئے اس نے بھی سوالات کئے اور میں نے ان کے جواب دیئے اور کانفرنس کے بعد بھی اس نے ہم سے باتیں کیں اور پندرہ بیس منٹ تک مجھ سے باتیں کرتا رہا اور آخر میں اس نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت کا مقصد کیا تھا اس کے جواب میں

میں نے کہا کہ میں اپنے الفاظ میں تمہیں کیا بتاؤں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی تمہیں آپ کی بعثت کا مقصد بتاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے مبعوث کیا ہے کہ میں دلائل کے ساتھ اس صلیب کو توڑ دوں جس صلیب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہڈیوں کو توڑا اور آپ کے جسم کو زخمی کیا تھا۔ اس کے دل پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اور کہنے لگا مجھے حوالہ دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کئے کہ وہ حوالہ میرے پاس موجود تھا۔ میں نے چوہدری محمد علی صاحب سے کہہ کر وہ حوالہ منگوایا اور اُسے دکھایا۔ وہ کہنے لگا میں نے اس کو نقل کرنا ہے۔ میں نے کہا تم اسے بڑی خوشی سے نقل کرو۔ چنانچہ اُس نے وہ حوالہ اپنے اخبار میں نقل کیا اور اگلے روز وہ اخبار جو اسلام کے حق میں ایک لفظ بھی نہیں لکھتا تھا۔ اس نے ایک پورا کالم اس کانفرنس کی روئیداد کے متعلق لکھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس وہ اس میں لے آیا کہ آپ نے یہ دعوے کیا ہے کہ میں اس صلیب کو توڑنے کے لئے آیا ہوں جس صلیب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی ہڈیوں کو توڑا۔ اور اُن کے جسم کو زخمی کیا۔ ساری احمدی حیران تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسا تصرف اس پر کیا ہے اور اس نے ہمیں ایک معجزہ دکھایا ہے۔ حالانکہ یہ اخبار اسلام کے حق میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا کرتا تھا۔

پھر

جب میں ہالینڈ میں پہنچا

تو میں نے دیکھا کہ ہمارے مبلغ بہت گھبرائے ہوئے تھے کیونکہ آجکل ان لوگوں میں اسلام کے خلاف بڑا تعصب ہے اور بعض مبلغین کا یہ مشورہ تھا کہ پریس کانفرنس نہ بلائی جائے۔ کیونکہ پتہ نہیں کہ وہ کیا سوال کریں گے اور پھر کس قسم کے مضامین وہ اپنے اخباروں میں لکھیں گے ہو سکتا ہے کہ وہ مضامین ہمیں نقصان پہنچانے والے ہوں کیونکہ ان کا کوئی اعتبار نہیں بعض مبلغین کو مجھے سمجھانا پڑا کہ تم فکر نہ کرو۔ وہ مجھ سے سوال کریں گے اور میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے ان سوالات کے ایسے جوابات دینے کی توفیق عطا کرے گا کہ جو خطرات اس وقت تمہارے ذہن میں ہیں وہ باقی نہیں رہیں گے جیسا کہ شاید میں نے خطبہ میں بھی بتایا ہے وہاں ایک نوجوان نے جو غالبًا

کینیڈا کے کسی اخبار کا نمائندہ تھا مجھ سے یہ سوال کیا کہ ہمارے ملک میں آپ نے کتنے مسلمان کئے ہیں۔ یہ سوال تو اس نے بڑے ادب اور احترام سے کیا مگر اس کی آنکھوں میں شوخی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں جو جواب ڈالا وہ یہ تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اس دنیا میں جتنی زندگی گذاری ہے گو ہمارا اور تمہارا اس بات میں بھی اختلاف ہے لیکن تمہارے نزدیک جتنی زندگی اس دنیا میں گذاری ہے اپنی ساری زندگی میں انہوں نے جتنے اپنے ساتھی بنائے اور عیسائی کئے اس سے زیادہ ہماری جماعت تمہارے ملک میں ہے۔ اس پر حافظ قدرت اللہ صاحب (مبلغ انچارج) جو پہلے ڈرے ہوئے تھے کہ پتہ نہیں یہ لوگ کیا سوال کریں گے اور ان کے کیا جواب ہوں گے انہوں نے اسی مجلس میں ہی جزاک اللہ جزاک اللہ اونچی آواز سے کہنا شروع کیا۔ اور میں شرمندگی محسوس کر رہا تھا کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ لیکن وہ ان کی پریشانی کا ردِ عمل تھا۔ کیونکہ وہ بہت ڈرے ہوئے تھے اور جب انہوں نے اس سوال کا یہ جواب سُنا تو وہ بہت خوش ہوئے اور اسی خوشی میں ان لوگوں کے سامنے ہی اونچی آواز سے جزاک اللہ جزاک اللہ کہنا شروع کر دیا۔

ایک جگہ مجھ پر یہ سوال کیا گیا

کہ اسلام یہاں کیسے پھیلائیں گے۔ میں نے کہا دلوں کو فتح کر کے۔ پریس کانفرنس میں دو عورتیں بھی تھیں۔ ایک عورت بڑی باوقار تھی وہ بڑے آرام سے مجھے کہنے لگی کہ آپ ان دلوں کو کیا کریں گے۔ میں ایک سیکنڈ کے لئے تو پریشان ہوا کہ ایک عورت کے منہ سے یہ سوال نکلا ہے اللہ تعالیٰ اس کا صحیح جواب سمجھا دے۔ چنانچہ ایک سیکنڈ یا ایک سیکنڈ کے کچھ حصہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جواب سکھایا جو میں نے اُسے دیا اور وہ یہ تھا کہ ہم ان دلوں کو پیدا کرنے والے کے قدموں میں جا رکھیں گے میں نے دیکھا کہ میرے اس جواب سے سب نمائندوں پر جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے ایک خاص قسم کا اثر ہوا۔ اور خصوصًا وہ عورت پریس کانفرنس کے بعد بھی قریبًا دو گھنٹے وہاں ٹھہری اور اس نے ہمیں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ہمارے مبلغین سے وہ باتیں کرتی رہی۔ وہ چالیس پچاس میل دور

سے آئی ہوئی تھی۔ اُس نے بتایا کہ وہ اپنے اخبار میں ضرور ایک نوٹ لکھے گی۔

وہاں سے جو رپورٹیں آرہی ہیں ان میں یہ بتایا گیا ہے کہ نہ صرف ڈنمارک میں بلکہ سویڈن اور ناروے میں بھی وہاں کے اخبارات نے تقریب افتتاح مسجد اور پریس کانفرنس وغیرہ کی رپورٹیں شائع کیں اور میرا خیال ہے کہ وہاں سے پندرہ بیس تراشے تو یہاں پہنچ چکے ہیں۔ غرض قریباً ہر جگہ ہر اخبار نے ہمارے متعلق نوٹ شائع کئے۔ اور کسی نے ایسی بات شائع نہیں کی جو ہم نے نہ کہی ہو حالانکہ میں ان کے خلاف بول رہا تھا اور اسلام کی طرف انہیں دعوت دے رہا تھا اور اس رنگ میں دعوت دے رہا تھا کہ اسلام لاؤ گے تب ہی بچنا چاہتے ہو اور پھر بڑا کھل کر بغیر کسی مداہنت کے میں انہیں یہ بات کہہ دیتا تھا۔

ایک جگہ اس قسم کی باتیں ہو رہی تھیں تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روس کے متعلق جہاں بعض انذاری باتیں بتائی ہیں وہاں بعض اچھی باتیں بھی تفصیلی رنگ میں آپ کو اس کے متعلق بتائی گئی ہیں چنانچہ آپ کو کشف میں دکھایا گیا کہ ریت کے ذروں کی طرح احمدی مسلمان وہاں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور میں نے انہیں بتایا کہ اتنے کھلے اور واضح الفاظ میں مجھے یورپ کے متعلق کوئی پیشگوئی نظر نہیں آتی۔ آپ کو یہ تو دکھایا گیا تھا کہ آپ نے چند پرندے پکڑے ہیں مگر یہ کہ ریت کے ذروں کی طرح وہاں احمدی پھیلے ہوئے ہیں۔ اس قسم کی پیشگوئی یورپ کے متعلق نہیں اور میں اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ

جو تباہی اس وقت کے سامنے کھڑی ہے

اگر روس والوں نے اپنے رب کی طرف رجوع نہ کیا تو روس کی طاقت تو توڑ دی جائے گی۔ لیکن روسی قوم کی اکثریت اس سے بچا لی جائے گی تبھی تو ان میں اسلام اس کثرت سے پھیلے گا۔ میں نے کہا مجھے تمہاری فکر ہے پتہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے تم اپنی فکر کرو مجھے بھی تمہاری فکر ہے پھر صرف وہاں نہیں بلکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے میری آواز کو (جو در اصل اس عاجز بندے کی آواز نہیں تھی کیونکہ میں تو اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے وہاں گیا تھا) اور

ایک نہایت ہی ادنیٰ خادم کی حیثیت سے گیا تھا) ساری دنیا میں پہنچا دیا۔ ایڈریس میں یہ بتایا گیا ہے کہ یورپ میں لاکھوں افراد تک میری آواز پہنچی لیکن آج میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ کروڑوں باشندوں تک میری یہ آواز پہنچی ہیمبرگ (جرمنی) میں ہمارا اندازہ تھا کہ ساٹھ ستر لاکھ لوگوں نے مجھے ٹیلیویژن پر دیکھا۔ اور انہوں نے میرے پیغام کو سنا۔ اب خبر آئی ہے کہ ڈنمارک کی مسجد کے افتتاح کی ٹیلی ویژن کی ریل جرمنی کے ٹیلی ویژن کے سارے اسٹیشنوں پر دکھائی گئی ہے اس کے علاوہ انٹرنیشنل نیٹ ورک کے ذریعہ یہ تصویر بعض دوسرے ملکوں میں بھی دکھائی گئی ہے۔ افتتاح کے چھٹے ساتویں روز مجھے نائیجیریا (مغربی افریقہ) سے وہاں کے مبلغ انچارج کا خط آیا کہ ہم نے آپ کو افتتاح کے موقع پر ٹیلیویژن پر دیکھا ہے اور ساری جماعت اس بات پر بڑی خوش ہے کہ افتتاح کا نظارہ یہاں مغربی افریقہ میں بھی پہنچ گیا۔ اور ایک خبر یہ ہے کہ اس ٹیلی ویژن کمپنی نے جس افتتاح کے موقع پر تصاویر لی تھیں بتایا ہے کہ

مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک میں

بھی افتتاح کی ٹیلی ویژن کی ریل دکھائی جارہی ہے۔ ایک ملک میں وہ دو دفعہ دکھائی جا چکی ہے۔ پھر ایک براڈکاسٹنگ کی ریل تیار کی گئی تھی جو دنیا کے مختلف ملکوں میں نشر ہوئی۔ میرے علاوہ اس میں تین اور دوست بھی تھے جو تین تین چار چار منٹ تک تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ ان دوستوں میں سے ایک عرب بھی تھے جو احمدی نہیں اور انہوں نے عربی زبان میں نہایت اچھے الفاظ میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور دنیا کے مسلمانوں سے یہ اپیل کی کہ دنیا میں صرف یہی ایک جماعت ہے جو اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔ سارے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ان کے ساتھ تعاون کریں۔ انہوں نے اپنی مختصر تقریر کو قرآن کریم کی اس آیت پر ختم کیا کہ

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

تقریر سے قبل انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ میری آواز سارے عرب ممالک میں پہنچ جائے گی کیونکہ اس قسم کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ پرسوں ہی مجھے ڈنمارک سے امام کمال یوسف نے اطلاع دی کہ

مراکو میں تین دفعہ مسجد کے افتتاح کی خبر براڈکاسٹ ہوئی ہے اور ابھی وہ انتظار کر رہے ہیں۔ جونہی تصاویر ٹیلیویژن پر دکھائی جائیں گی وہ ہمیں ان کو اطلاع بھیجیں گے کہ فلاں فلاں جگہ ریل دکھائی گئی ہے

ایک دن

بی بی سی کا نمائندہ آگیا

اور کہنے لگا میں نے آپ کا انٹرویو لینا ہے میں نے کہا تم جو سوال کرنا چاہتے ہو وہ مجھے بتا دو۔ لیکن وہ کہنے لگا بتانے کی ضرورت نہیں میں سوال کرتا جاؤں گا اور آپ جواب دیتے چلے جائیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ اس نے [illegible] اس نے وہ انٹرویو لیا اور اس نے بتایا تھا کہ یہ انٹرویو بی بی سی سے دو دفعہ نشر ہوگا۔ یہاں بھی ہم نے اطلاع کر دی تھی لیکن غالباً وقت کی غلطی کی وجہ سے یہ [illegible] ابھی تک مجھے کوئی اطلاع نہیں ملی کہ یہاں کسی نے یہ انٹرویو سنا ہو لیکن ہندوستان سے خطوط آرہے ہیں کہ ہم نے وہ انٹرویو سنا ہے اور آج سیرالیون سے بھی خط آیا ہے کہ وہاں بھی دوستوں نے بی بی سی پر وہ انٹرویو سنا۔ غرض اس طرح ساری دنیا میں اسلام کی آواز پہنچی۔ اور اس پیغام کو لوگوں نے سنا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا کی طرف لے کر آئے تھے یعنی اب اسلام کے غلبہ کا وقت آگیا ہے اور دنیا کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اسلام پر ایمان لائے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آواز کو دنیا میں پھیلا دیا اور کروڑوں آدمیوں کے کانوں تک یہ آواز پہنچ گئی ہم شاید کروڑ روپیہ بھی خرچ کرتے تو اپنے طور پر اس قسم کی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے تھے جس کے سامان اللہ تعالیٰ نے محض اپنی طرف سے پیدا کر دیئے

وہاں

اس قسم کا تصرف نظر آتا تھا

کہ نہ جان نہ پہچان لیکن معلوم ہوتا تھا کہ لوگ ہمارے خادم ہیں۔ ذرا ذرا سی بات میں وہ ہمارا خیال رکھتے۔ جب ان کی ہم پر نظر پڑتی تو ان کے چہروں پر بشاشت پیدا ہو جاتی تھی اور ہر ایک آدمی اپنے کام کو چھوڑ کر ہماری طرف متوجہ ہو جاتا تھا۔ دکاندار بھی ہماری طرف متوجہ ہو جاتے تھے اور سڑکوں پر چلنے والے بھی۔ میں تو باہر کم ہی نکلتا تھا۔ لیکن جب

بھی میں باہر گیا ہوں میں نے یہ دیکھا ہے کہ یہ تصرف مجھے نظر آتا ہے۔ ڈنمارک میں ایک دن ہم کوپن ہیگن سے چالیس میل دور ایک مقام پر گئے وہاں میں نے وہاں کی جماعت کے افراد کو مدعو کیا تھا۔ وہ تعداد میں ۳۵ افراد تھے۔ میں نے اس دعوت کا انتظام باہر ہی کیا تھا۔ نیت یہ تھی کہ ان دوستوں نے بڑے پیار اور محبت سے دن اور رات کام کیا تھا اور وہ کام میں اس قدر مصروف رہے تھے کہ انہیں مجھ سے زیادہ دیر تک گفتگو کرنے کا موقع نہیں ملا۔ اس طرح ملاقات بھی ہو جائے گی اور ان کو خوشی بھی ہوگی۔ ہم سارا دن باہر رہے۔ باہم ملاقات میں علاوہ اور باتوں کے کوئی نہ کوئی نصیحت بھی ہوگی۔ ان کو تسلی بھی ہو جائے گی اور میری طبیعت بھی ایک حد تک سیر ہو جائے گی۔ تو سیر کا پروگرام بھی بنایا گیا تھا وہاں ایک مشہور قلعہ ہے جسے دیکھنے کے لئے ہم گئے۔ ہم رستہ میں گذرنے والے لوگوں کے پاس سے گزرا کرتے کچھ دور جا کر وہ ہمارے متعلق باتیں کرتے۔ ہمارے ساتھ جیسا کہ میں نے بتایا ہے مرد و زن ملا کر وہاں کے ۳۵ افراد تھے وہ جب گذرنے والوں کی باتیں سنتے تو بتاتے کہ ان لوگوں نے آپ کو پہچان لیا ہے اور اب آپ کے متعلق ہی وہ باتیں کر رہے ہیں۔ ڈنمارک کی زبان میں خلیفہ کو "خلیفن" کہتے ہیں میرے بھائی عزیزم میاں حنیف احمد صاحب میرے ساتھ تھے وہ بتاتے کہ ہر شخص جو پاس سے گزرتا ہے وہ جب چند قدم آگے جاتا ہے تو یہ گفتگو وہ کرتا ہے اس کا ایک لفظ مجھے سمجھ آتا ہے اور وہ خلیفن ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ وہ آپ کے متعلق ہی بات کر رہا ہے۔

ایک چھوٹا سا بچہ تھا

اس نے ہماری تصویر [illegible] وہ ہمارے ساتھ ہو لیا [illegible] سے آتے ہے تو اس [illegible] ہمیں۔ سیر کے بعد میں [illegible] کی طرف چلا گیا۔ اور وہ بچہ [illegible] کتنی تصویریں لی ہیں تو وہ [illegible] لگا۔ بارہ۔ اب دیکھو ایک [illegible] دل میں کس ہستی نے یہ چیز پیدا کر دی تھی کہ وہ ہم سے تعلق رکھے اور ہم سے محبت کا اظہار کرے [illegible] پھرتے تھے جہاں سے ہماری [illegible] میں۔ [illegible]

سفر کے دوران پچاس ہزار سے زیادہ کیمروں نے ہماری تصاویر لی ہوں گی۔ لوگ اپنے کام بھول کر اپنی سیر بھول کر ہماری طرف متوجہ ہو جاتے تھے ان سب لوگوں کے کان میں جو آواز میں نے ڈالی وہ یہ تھی :- COME BACK (TO YOUR CREATOR) یعنی اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو۔ تم اپنے خدا کو بھول گئے ہو۔ اور اپنی تباہی کے سامان کر رہے ہو۔ اگر تم خدا کی طرف رجوع نہیں کرو گے تو ہلاکت تمہارے سامنے ہے

میں نے ایک نوٹ بیان تیار کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ نوٹ میں نے تیار کیا تھا۔ بلکہ یہ کہنا درست ہوگا کہ

خدا تعالےٰ نے وہ نوٹ تیار کروایا تھا

کیونکہ اس کا اکثر حصہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی لکھا جا رہا تھا بعض فقروں کے متعلق تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ مضمون میرے ذہن میں نہیں تھا جو لکھا گیا۔ میں ایک فقرہ لکھتا تھا تو اگلا فقرہ خود بخود لکھا جاتا تھی۔ اس مضمون میں بڑا زور ہے۔ چونکہ میں اپنے رب کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتا اس لئے ان لوگوں کا کوئی خوف میرے دل میں نہیں تھا۔ میں سچی بات کہنا چاہتا تھا یورپ کے مبلغین سے میں نے اس نوٹ کا ذکر کیا تو ان سب نے کہا کہ آپ یورپ میں یہ مضمون نہ پڑھیں ممکن ہے بعض لوگ اس کو برا منائیں اور اس کے نتیجہ میں کوئی غلط فہمی پیدا ہو۔ انگلستان میں جا کر ایک موقعہ ملا تو میں نے وہ مضمون پڑھ کر سنایا اور یہ موقعہ ایک ڈنر کا تھا۔ جس میں کوئی ۳۰۰ سے زیادہ افراد مدعو تھے۔ ایک بڑا ہال تھا (وانڈزورتھ ہال) جس میں یہ دعوت تھی اس میں اکثریت تو احمدیوں کی تھی۔ لیکن اندازہ ہے کہ ۴۰ اور پچاس کے درمیان دوسرے لوگ بھی تھے۔ جن میں سے پانچ سات کے علاوہ باقی سب انگریز تھے۔ ان سب پر اللہ تعالےٰ نے اس کا استغراق پیدا کیا کہ جب میں نے مضمون ختم کیا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سارے لوگ مسحور ہو گئے ہیں۔ اس دوران میں کسی نے نہ تو حرکت کی اور نہ ان کی زبان سے کوئی لفظ نکلا۔ انتہائی خاموشی ان بیٹھے ہوئے لوگوں پر طاری تھی۔ [illegible] نے ہال کو چھوڑا۔ کسی [illegible] اس کے دوران اپنی کرسی بھی

نہیں ہلائی بلکہ میرے باہر نکل جانے تک بھی کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی یہاں تک کہ جس شخص نے مجھے کار میں واپس لے جانا تھا۔ اس نے بھی اپنی کرسی نہ چھوڑی۔ اور مجھے چند منٹ تک اس کا انتظار کرنا پڑا۔ تب کہیں جا کر اس کو ہوش آیا اور اس نے اپنی کرسی کو چھوڑا۔ ایک احمدی دوست مجھے کہنے لگے کہ آپ تقریر کر رہے تھے اور میں پیچھے آ رہے تھے۔ میرے پاس ایک انگریز تھا جس نے یہ دیکھ کر کہ یہ کس زبان میں ہم سے کلام کر رہے ہیں حیرت سے اپنا منہ کھولا اور پھر ۵۰ منٹ جب تک کہ تقریر جاری رہی اس کا منہ کھلا ہی رہا۔ گویا اس کے دماغ پر اتنا اثر تھا کہ وہ عرصہ حیرت میں منہ کھولے بیٹھا رہا۔ غرض یہ مضمون اللہ تعالےٰ کی عطا تھا اس میں سے بہت سا حصہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے لکھا گیا ہے۔

اس مضمون کے شروع میں میں نے

سورج اور چاند کے گرہن والی پیشگوئی

کے متعلق بتایا کہ یہ پیشگوئی اتنی زبردست ہے کہ کوئی عقلمند اسے سن کر اسے قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ لوگ پڑھے لکھے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ ۱۳۰۰ سال قبل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ یعنی جو میرا مہدی ہوگا اس کے دو نشان ہوں گے اور وہ یہ کہ چاند اور سورج کو گرہن ہوگا۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ تھا کہ بہت سے ایسے دعویدار بھی ہوں گے جو میرے مہدی نہیں ہوں گے وہ "مَهْدِيِّنَا" نہیں ہوں گے اور وہ لوگ وہ ہوں گے جن کے لئے سورج اور چاند کو گرہن نہیں ہوگا اور جس شخص کے لئے سورج اور چاند کو گرہن ہوا اس کا پیغام لے کر میں تمہارے پاس آیا ہوں۔ تم سمجھدار ہو عالم ہو بہت سے علوم کے ماہر ہو تم بتاؤ کہ کیا تمہیں اس کی کوئی مثال دنیا میں نظر آتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر احمدی کو یہ مضمون پڑھنا چاہیئے۔ اس کا جواب کسی کے پاس نہیں۔ دنیا کا کوئی مذہب ہو تم اس کے علماء کے پاس جاؤ۔ بلکہ جو لامذہب اور دہریہ ہیں ان کے پاس جاؤ سائنسدانوں کے پاس جاؤ اور کہو کہ یہ واقعہ ہوا ہے ایک خبر ۱۳۰۰ سال پہلے دی گئی اور وہ ۱۳۰۰ سال کے بعد ایک ایسے شخص کے حق میں پوری ہوئی جس نے مہدی ہونے کا

دعوےٰ کیا لوگ کہتے تھے کہ ہم تجھے کیسے مہدی تسلیم کریں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو ہمارا مہدی ہوگا اس کے لئے چاند اور سورج کو گرہن ہوگا اور چونکہ تمہارے لئے چاند اور سورج گرہن نہیں ہوئے اس لئے ہم تجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ لوگ اعتراض کرتے رہے اور مہدی اپنے خدا تعالےٰ کے حضور جھکتا رہا۔ پھر چار سال کے بعد اللہ تعالےٰ نے چاند اور سورج کو کہا کہ تم میرے اس پہلوان کے لئے بطور گواہ کے دنیا کے سامنے حاضر ہو جاؤ اور کہو کہ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے سچا مہدی ہے اور ہم بطور گواہ کے کھڑے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ بڑا ہی عظیم مظاہرہ تھا جس سے [illegible] یہ پیشگوئی [illegible] تھی اور بڑا ہی عظیم ہے اس کا وہ روحانی فرزند جس کے حق میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

دراصل وہ موضوع ایسا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے سکھایا تھا۔ اور میں اسے مختلف جگہوں پر مختلف رنگوں میں اور مختلف الفاظ میں بیان کرتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ہزاروں پیشگوئیاں کی ہیں ان میں

پیشگوئیوں کا ایک خاص سلسلہ

بھی ہے یکے بعد دیگرے پوری ہوئیں، وہ ایک زنجیر کی طرح ہیں۔ ان میں سے ہر پیشگوئی (جب وہ کی گئی) اَن ہونی سمجھی جاتی تھی اور جو پیشگوئیاں ابھی پوری نہیں ہوئیں وہ بھی آج اَن ہونی سمجھی جاتی ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر میں تمہارے سامنے ان پیشگوئیوں کا ذکر کروں جو پوری ہو چکی ہیں تو تم کہو گے کہ جب یہ واقعات ہو چکے تو تم ہمیں بتانے آئے ہو کہ یہ واقعات پیشگوئیوں کے مطابق ہوئے ہیں۔ اور اگر میں تمہیں وہ پیشگوئیاں بتاؤں کہ جو ابھی پوری ہونے والی ہیں اور اَن ہونی سمجھی جاتی ہیں بظاہر ان کے پورا ہونے کا

کوئی امکان نہیں

تو تم سمجھو گے کہ ایک پاگل شخص ہمارے سامنے بیٹھا ہے اور ہم سے گفتگو کر رہا ہے۔ اس صورت میں بھی تم پر کوئی اثر نہیں ہوگا لیکن میں تمہیں اچھی طرح بتا دینا چاہتا ہوں کہ جس طرح پہلی اَن ہونی باتیں پوری ہو گئیں اسی طرح باقی باتیں بھی جنہیں تم اس وقت اَن ہونی سمجھتے ہو پوری ہو جائیں گی۔ مثال کے طور پر

تین پیشگوئیاں

براہ راست روس کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اول زار کی تباہی دوسرے کمیونزم کا وجود اور عروج اور پھر روس میں اسلام کا غلبہ۔ ان تین پیشگوئیوں میں سے پہلی دو پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں اور تیسری ابھی ہونی ہے۔ میں نے ان کو بتایا کہ جب وقت یہ پیشگوئیاں کی گئی تھیں۔ اس وقت زار روس کا سیاسی دنیا میں وہی مقام تھا جو آج امریکہ کا ہے یعنی دنیا میں قریباً سب سے بڑی طاقت تھا۔ گو انگریز اپنے آپ کو اس کا رقیب سمجھتے تھے لیکن حقیقت یہی تھی کہ یورپ میں انگریزوں کی نسبت روس کا اثر زیادہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے وقت میں بتایا کہ زار روس جس کو اللہ تعالےٰ نے اس قسم کا اقتدار دیا ہے۔ اس پر ایسی تباہی آئے گی۔ کہ اس کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ پھر میں دیکھو کہ اللہ تعالےٰ نے زار روس کی حکومت کو بالکل مٹا کر رکھ دیا۔ اور کمیونزم کے متعلق تو قرآن مجید۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد پیشگوئیاں ہیں۔ کمیونزم کے متعلق جب ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی فرمائی تو کسی کے وہم میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ کوئی ایسی سکیم دنیا میں کامیاب ہو جائیگی جو بعد میں اشتراکیت کے نام سے دنیا میں ظاہر ہوگی۔ اور بعد میں اس نے پیشگوئیوں کے مطابق تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس وقت یہ بات اسی طرح اَن ہونی تھی جیسے اس وقت یہ بات اَن ہونی ہے کہ روس میں اسلام پھیل جائے گا۔ لیکن تین باتیں اکٹھی بتائی گئی تھیں جن میں سے دو باتیں یکے بعد دیگرے پوری ہو چکی ہیں۔ اب تیسری پیشگوئی پوری ہونے والی ہے۔ اس لئے تمہیں یقین رکھنا چاہیئے کہ یہ اَن ہونی بات بھی پوری ہو جائے گی۔

میرا مقصد وہی تھا

جو ایک خادم کا مقصد ہوتا ہے جب آقا اپنے کسی خادم کو کسی کام پر لگاتا ہے تو وہ جس کی طرف بھیجا جاتا ہے وہ اس سے ڈرتا نہیں کیونکہ ذمہ دار وہ ہوتا ہے جس نے اسے بھیجا ہوتا ہے۔ تو بغیر کسی خوف کے۔ بغیر کسی مداہنت کے مجھے ان کو اچھی طرح جھنجھوڑنے کی اللہ تعالےٰ نے توفیق دی۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بھی یہ توفیق دی ہے کہ وہ میری باتوں کو اپنے اخبارات میں شائع کردیں اور اس طرح ان لوگوں تک پہنچا دیں۔ اگرچہ وہ جو کچھ لکھتے تھے وہ ساری بات نہیں ہوتی تھی جو میں کہتا تھا مثلاً ایک کانفرنس [illegible] گھنٹہ کی ہوتی [illegible] ایک کانفرنس ڈیڑھ گھنٹہ کی ہوتی تھی اور وہ اسے مختصر سے الفاظ میں شائع کر دیتے تھے۔ کوئی اخبار کوئی بات لکھ دیتا تھا اور کوئی اخبار کوئی بات لکھ دیتا تھا۔ ان ساری باتوں کا جو نتیجہ نکلتا تھا وہ یہ تھا کہ اسلام کی طرف آؤ ورنہ تباہ ہو جاؤ گے یہ نتیجہ اور خلاصہ اخبار شائع کر دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کروڑوں آدمیوں تک اس حقیر کی آواز کو بھی اور اس حقیر کی تصویر کو پہنچا دیا۔ انہوں نے دیکھا بھی اور انہوں نے سنا بھی۔ اور وہ کچھ سنا جو اللہ تعالیٰ نے آگے انہیں سنانا چاہتا تھا۔

یہ تو اللہ تعالیٰ نے کئی سال پہلے سے دنیا [illegible] ہے

کہ اسلام نشأۃ ثانیہ میں ساری دنیا پر غالب آئے گا۔ وہ دلائل کے زور سے غالب آئے گا۔ وہ دلوں کو فتح کر کے غالب آئے گا۔ وہ قوموں کو اس قابل بنا کر غالب آئے گا کہ وہ اپنے اللہ کو پہچاننے لگیں لیکن اگر دنیا نے اسلام کی طرف توجہ نہ کی (جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تفصیل سے بیان کیا ہے) تو ایک ایسی ہلاکت سامنے کھڑی ہے جو انسان نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ وہ ایسی ہلاکت ہے جو قیامت کا ایک نمونہ ہوگی اور جب وہ واقع ہو جائے گی تو دنیا کے علاقوں کے علاقے ایسے ہوں گے جہاں سے زندگی ختم ہو جائے گی۔ انسان بھی ختم ہو جائیں گے۔ درندے بھی ختم ہو جائیں گے۔ ہر قسم کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا ان علاقوں سے۔

میں نے ان کو بار بار سمجھایا اور مختلف جگہوں پر مختلف رنگوں میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی ہے۔ اور ۱۹۰۸ء سے پہلے کی یہ پیشگوئیاں ہیں ۱۹۰۸ء میں دنیا کا کوئی سائنسدان (خواہ اس کا تعلق جرمنی سے تھا انگلستان سے تھا، روس سے تھا امریکہ سے تھا یا کسی اور قوم سے تھا) یہ نہیں کہہ سکتا تھا اور اس کے وہم میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی تھی۔ کہ ایٹم کے اندر کوئی ایسی طاقت ہے۔ جس کا غلط استعمال دنیا کو تباہ کر سکتا ہے۔ اور پھر

اس ایٹم کی طاقت کے نتیجہ میں

ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں کہ دنیا کے علاقوں کے علاقوں میں زندگی ختم ہو جاتی ہے یہ سوال نہیں ہوتا کہ انسان کتنی تعداد میں مرے یا پرندے کتنے مرے یا چرندے کتنے مرے یا کیڑے مکوڑے کتنے مرے بلکہ اس علاقہ سے زندگی ختم ہو جاتی ہے نہ وہاں انسان باقی رہتا ہے نہ پرندہ باقی رہتا ہے نہ جانور باقی رہتے ہیں اور نہ کوئی کیڑا مکوڑا باقی رہتا ہے۔ جس وقت یہ بات ناممکن تھی۔ اس وقت یہ سائنسدان ہنستے ہوں گے۔ اور مذاق کرتے ہوں گے اور اپنی جہالت کے نتیجہ میں یہ کہتے ہوں گے۔ کہ یہ بات کیسے ممکن ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے علاقوں سے زندگی ختم ہو جائے۔ خود انہوں نے بعد میں ایسی چیز ایجاد کر لی کہ اگر اس کا غلط استعمال ہو جائے تو وہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ جس کی خبر پیشگوئی میں دی گئی ہے اور اس تباہی سے بچانے والا سوائے اسلام کے اللہ کے اور کوئی نہیں۔ بار بار جھنجھوڑ کر میں نے ان کے کانوں میں یہ بات ڈالی اور میں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے پیار کے ایسے نشانات دیکھے ہیں کہ نہ تو ان کا بیان کرنا میرے لئے مناسب ہے اور نہ ان کا بیان کرنا میرے لئے ممکن ہے اور میرے اندر خدا تعالیٰ کا خوف اس قدر شدت اختیار کر گیا ہے کہ میں ہر روز ایک لمبا عرصہ دعا کرتا رہتا ہوں کہ اے میرے پیار کرنے والے تو میرے ساتھ ہمیشہ ہی پیار کا تعلق رکھ کیونکہ میں تیری ناراضگی مول لینے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اس پیار کے نمونوں میں سے ایک نمونہ وہ محبت ہے جس کا اظہار بغیر کسی تکلف کے جماعت نے یہاں کیا اور بغیر کسی تکلف کے وہ محبت میرے دل میں زیادہ شدت اختیار کرتی جاتی ہے۔

انگلستان میں

احمدی دوست بڑے پیار سے میرے پاس آجاتے تھے۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع ہوتی تھیں کبھی میں دونوں نمازیں سوا نو بجے پڑھا دیتا تھا اور کبھی ساڑھے نو بجے پڑھا دیتا تھا پہلے دن تو میں نے خیال نہ کیا۔ پھر میں نے سوچا کہ ان دوستوں میں سے کوئی تو بیس میل سے آیا ہے کوئی ساٹھ میل سے آیا ہے کوئی اس سے زیادہ یا کم فاصلے سے آیا ہے اور صرف اس لئے آیا ہے کہ وہ نماز پڑھے اور نماز پڑھنے کے بعد اُسے پچاس ساٹھ میل کی مسافت طے کر کے اپنے گھر پہنچنا ہے۔ اس لئے ان کا حق ہے کہ میں اپنے آرام کو بلکہ ایک حد تک اپنے دوسرے کام کو پیچھے ڈال دوں اور ان کو سیر کرنے کی کوشش کروں۔ چنانچہ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد قریباً ہر روز میں پیچھے بیٹھ جاتا تھا۔ وہاں ایک بڑا ہال سا ہے۔ اس میں ۶۰۔۷۰۔۸۰۔۱۰۰ دوست اکٹھے ہو جاتے تھے اور ہماری احمدی بہنیں منصورہ بیگم اور بیگم مرزا مبارک احمد کے پاس بیٹھتیں اور ان کے ساتھ باتیں کرتیں۔ ایک ایک بجے رات تک وہ لوگ وہاں بیٹھتے۔ ایک دن مجھے خیال آیا اور میں نے ایک عام بات کی کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ منافقوں کے علاوہ ہماری جماعت کی مثال سونے کی ڈلی ایسی ہے۔ اگر کوئی گھر کا چھوٹا بچہ سونے کی ڈلی پر پاخانہ کر دے تو کوئی احمق شخص ہی ہوگا جو اسے گندی سمجھ کر باہر پھینک دے ہر شخص اسے صاف کرتا ہے اور چمکاتا ہے اس کی حفاظت کرتا ہے اور اس کو سنبھال کر رکھتا ہے۔ پس جہاں کہیں کسی احمدی میں کمزوری نظر آئے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ خراب ہے بلکہ اندر سے وہ سونا ہے۔ اگر اس کے باہر کوئی گند نظر آرہا ہو تو اُسے صاف کر دو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ سونا بھی نہیں بلکہ ایک انمول ہیرا ہے۔ اور دنیا میں اس کے مقابلہ میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کی قیمت اس ہیرے جتنی ہو۔ وہ کمزوری دکھاتا ہے۔ بعض دفعہ وہ اپنے نفس پر قابو نہیں رکھتا۔ بعض دفعہ اسے غصہ بھی آجاتا ہے۔ ہمارا فرض ہے میرا بھی اور میرے دوسرے بھائیوں کا بھی کہ اپنی محبت کے تقاضا کے ماتحت ہم اس شخص سے پہلے سے زیادہ شفقت اور پیار کریں۔ کیونکہ وہ ہمارے پیار کا مستحق ہے۔ اور یہ کوشش کریں کہ وہ ظاہر میں بھی دنیا کو

ایک چمکتا اور دمکتا ہوا ہیرا

نظر آنے لگے۔ پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک منافقوں کا ایک گروہ ہمیشہ اسلام کے ساتھ لگا رہا ہے۔ اور قرآن کریم نے ہمیں ان کے متعلق یہی ہدایت کی ہے کہ ہم ان کے لئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ دلوں کو بدلنے والا ہے۔ دعا کے نتیجہ میں ان میں سے بعضوں کے دل بدل جائیں گے بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو شخص پہلے منافق ہوتا ہے وہ بعد میں ایسا مومن بن جاتا ہے کہ اسے دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے کہ اس کے اندر یہ تبدیلی کیسے پیدا ہو گئی۔ سوائے اس کے کہ کسی وجود کی وجہ سے جماعت میں فتنہ پیدا ہوتا ہو اور جماعت کے مفاد میں ہو کہ اس عضو کو کاٹ دیا جائے اور یہ آخری حربہ ہوتا ہے اس سے ورے اگر کسی شخص میں کمزوری ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ منافق ہے اور ہمیں اس سے پیار نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمیں اس کی اصلاح کی ہر وقت کوشش کرنی چاہیئے۔ ۱۹۴۷ء سے پہلے ہم بعض نوجوانوں کو کمزور سمجھا کرتے تھے اور ہر وقت ان کی اصلاح کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ پیار سے بھی اور بعض دفعہ سختی سے بھی لیکن جب ۱۹۴۷ء میں جان دینے کا وقت آیا تو وہی ہمارے پیارے نوجوان تھے جنہوں نے ہتھیلیوں پر اپنی جانوں کو رکھا اور ایسی شاندار قربانیاں دیں کہ ان کی مثال نہیں ملتی۔ میں بطور مثال یہ بتا رہا ہوں کہ دیکھو یہ وہ لوگ تھے جن کے متعلق ہم ہر وقت یہ سمجھتے تھے کہ یہ منافق ہیں اور ہمیں ہر وقت یہ فکر رہتی تھی کہ ہم ان کی کمزوریوں کو دور کریں لیکن ان کے اندر ایمان موجود تھا اس لئے جب جان دینے کا وقت آیا تو انہوں نے اپنی جان کی کوئی پرواہ نہ کی۔ منافق ایسا نہیں ہوتا۔ منافق کی علامت اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ وہ ایسے وقت میں پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ لیکن جو بظاہر کمزور ایمان والا ہے وہ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے توفیق پاتا ہے کہ اپنے چھپے ہوئے ایمان کو ظاہر کرے اور دنیا کو یہ بتا دے کہ الٰہی سلسلہ کا کمزور ایمان والا دوسروں کے اچھے اچھوں سے بھی کہیں اوپر اور بلند ہے۔ وہ رفعت کا مقام رکھنے والا ہے

غرض اس دورہ میں

تربیتی امور کی طرف بھی میں نے پوری توجہ دی

رات کے ساڑھے بارہ، ایک اور بعض دفعہ دو بج جاتے تھے اور میں اپنے بھائیوں کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتا رہتا تھا۔ میں تو اس کے بعد اوپر چلا جاتا تھا اور آرام کر لیتا تھا لیکن ان میں سے بہت سے ایسے تھے جنہوں نے ایک گھنٹہ یا اس سے زائد سفر کر کے اپنے گھروں میں پہنچنا ہوتا تھا۔ ایک دن مجھے خیال آیا کہ بعض دوست ایسے بھی ہیں جو اپنے

بچوں کو گھر دل ... نہیں چھوڑ سکتے پانچ پانچ سات سات یا نو نو سال کے بچے ان کے ساتھ آئے تھے۔ میں نے کہا میں بھی خوش ہوں اور تم بھی خوش ہو۔ اور ان بچوں کی مائیں بھی بڑی خوش ہیں لیکن ان بیچارے بچوں نے کیا تصور کیا ہے کہ یہ کوئی بات نہیں سکتے اور تکلیف اٹھا رہے ہیں لیکن وہ دوست اپنے بچوں کا بھی خیال نہیں رکھتے تھے۔ کیونکہ محبت کی وجہ سے وہ سمجھتے تھے کہ بچے اگر تکلیف اٹھائیں تو کوئی حرج نہیں لیکن ہم بہرحال آپ کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ اور جس محبت کو میں نے ان کے سینوں میں محسوس کیا اور اپنے سینہ میں پایا وہ تو الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی اللہ تعالیٰ نے ان کو اس قدر

فدائیت اور ایثار کی روح

عطا کی ہے اور قربانی کا جذبہ ان کے دلوں میں اس قدر ہے کہ جس وقت میں نے اپنے وہ مضمون پڑھا جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں تو میں نے کہا کہ اندازہ لگائیں کہ اس پر کیا لاگت آئے گی تا اسے شائع کیا جائے۔ اگلے دن امام رفیق نے مجھے بتایا کہ ہم نے اندازہ لگایا ہے کہ اگر اسے پچاس ہزار کی تعداد میں شائع کیا جائے تو اس پر ڈیڑھ سو پاؤنڈ یعنی قریباً تین ہزار روپیہ خرچ آئے گا میں نے کہا اگر آپ کے پاس رقم نہیں تو میں انتظام کر دیتا ہوں۔ آپ اس مضمون کو شائع کر دیں تو وہ مسکرا کے کہنے لگے کہ اس قدر رقم تو جمع ہو گئی ہے۔ چنانچہ وہ مضمون وہاں شائع ہو چکا ہے۔ اور انگلستان کے ہر بشپ اور ہر بڑے پادری کو بھیج دیا گیا ہے۔ انگلستان کے سارے ہیڈ ماسٹروں کے پاس بھیج دیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ کے سارے ممبروں کے پاس اسے بھیج دیا گیا ہے۔ شاہی خاندان کے تمام افراد کے پاس وہ بھیج دیا گیا ہے۔ اسی طرح لارڈز کے پاس بھی وہ بھیج دیا گیا ہے۔ غرض وہاں کے دوست یہ مضمون چھ سات ہزار آدمیوں پر روانہ کر چکے ہیں میں نے انہیں ہدایت دی ہے کہ ایک تعداد اس کی دوسرے ملکوں کو بھجوائی جائے اس ہدایت پر عمل کرنے کے بعد قریباً پندرہ ہزار کاپیاں ان کے پاس بچ جائیں گی۔ ان کے متعلق ان کی رپورٹ ہے کہ ہم ایک منصوبہ بنا کر یہ تعداد ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائیں گے۔ جن کے متعلق ہم سمجھیں گے کہ انہیں فائدہ ہوگا۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کے ہاتھوں میں یہ مضمون پہنچانا بھی بڑی قربانی

مانگتا ہے اور جماعت کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ انہوں نے یہ قربانی دی۔

لندن میں جلسہ سالانہ کے موقع پر

اردو میں تقریر کرتے ہوئے میں نے ایک فقرہ کہا تھا جو غالباً واضح نہیں تھا مجھ سے غلطی ہو گئی کہ میں نے اس کی وضاحت نہیں کی۔ میں نے دہاں کہا تھا کہ ہندوستان اور پاکستان کے بعد انگلستان کی جماعت سب سے بڑی جماعت ہے۔ دراصل میرا اس فقرہ سے یہ مطلب تھا کہ ہندوستان اور پاکستان کے بعد انگلستان کی جماعت اردو بولنے والی سب سے بڑی جماعت ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے ممالک بھی ہیں جہاں چندہ دہندگان کی تعداد قریب قریباً پاکستان کے چندہ دہندگان کے برابر پہنچی ہوئی ہے

غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت اسلام اور احمدیت کو بڑی کامیابیاں مل رہی ہیں۔ میں ایک چھوٹی سی نصیحت ... یہ ہے کہ میرا مشاہدہ ہے کہ جو شخص عاجزی اور تضرع اور نیستی کے مقام کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے پیار کرتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے سوا سب معبودوں کو اور سب بتوں کو جو پوشیدہ ہے کسی کے دل میں ہوں توڑ کر باہر پھینک دیں۔ اور عبودیت کے پیراہن کو پہنیں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کتنی قدرتوں والی اور پیار کرنے والی ہستی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے کی ہم میں سے ہر ایک کو توفیق عطا کرے

سفر سے واپس آکر

یہاں کام اس قدر زیادہ تھا کہ میں سوائے ایک رات کے ہر روز دو تین بجے رات کے درمیان میں سوتا رہا ہوں۔ پچھلے دنوں مجھے سر درد کی شکایت بھی ہو گئی تھی۔ ملاقاتیں بھی کرنی ہوتی ہیں۔ خطوط بھی بہت آتے ہیں۔ پھر پچھلی ڈاک بھی جمع ہو چکی تھی۔ آج میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچھلی تمام ڈاک دیکھ چکا ہوں۔ اب اس کا کوئی حصہ باقی نہیں سوائے کل کی ڈاک کے جو انشاء اللہ آج ختم کر لوں گا۔

آج کی تقریب کے متعلق میں نے پتہ کیا تو مجھے بتایا گیا کہ مغرب اور عشاء کے درمیان سب کام ختم ہو جائے گا۔ لیکن آپ دوستوں کے چہروں پر جذبات محبت کے جو آثار مجھے نظر آئے انہوں نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں آپ سے لمبی گفتگو کروں اور اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو

اپنے دل کا ایک کونہ کھول کر آپ کے سامنے رکھ دوں

باقی جو کچھ دل میں ہے وہ سب ظاہر کرنے والی نہیں اور وہی مجھے ایسا کرنے کی خدا تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔ ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا تھا تمثیلی زبان میں کہ

"میرے سارے پیار کو دنیا کے سامنے ظاہر نہیں کرنا"

ہاں بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو جماعت کے مفاد میں بتانی پڑتی ہیں۔ اور بعض ایسی ہوتی ہیں جو ذاتی قسم کی ہوتی ہیں (کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر ایک سے پیار کرتا ہے) اور وہ بتائی نہیں جاسکتیں۔ اور نہ وہ بتائی جاسکتی ہیں۔ کیونکہ بعض اوقات ان کے بتانے سے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے کہ ہم میں لاکھوں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ پیار کرتا ہے یورپ کے سفر کے دوران جب ایک عیسائی عورت نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ ایک سچے مسلمان اور ایک سچے عیسائی میں کیا فرق ہے تو میں نے اسے بتایا کہ ایک سچے مسلمان کا زندہ تعلق خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے اور تم اسے سمجھ نہیں سکتیں جب تک کہ اس کی کوئی مثال نہ دوں۔ اور میں نے بڑی تحدی سے کہا کہ اسلام کے سوا باقی ساری دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں پائی جاسکتی میں نے اس عورت سے کہا کہ میں ایک سچی مسلمہ کی ایک مثال تمہارے سامنے رکھتا ہوں ویسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مرد اور عورتیں اور بچے جماعت میں ایسے ہیں جن کی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں اور پچھلی پیشگوئیوں میں بھی یہ بیان کیا گیا تھا کہ ایک زمانہ میں بچے نبوت کریں گے اور ہم نے خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو بھی ایسی خوشخبریاں دیتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے بعض اوقات بعض احمدی لڑکیاں مجھے ملتی ہیں اور وہ اپنا کوئی رؤیا بھی مجھے سنا دیتی ہیں وہ اس رؤیا کو خود تو نہیں سمجھ سکتیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ مجھے بشارت دی ہے یا ہدایت دی ہے۔

میں اس کی ایک مثال دیتا ہوں

مغربی افریقہ کے ایک دوست نے ایک خواب دیکھی جس کا تعلق مشرقی افریقہ سے تھا۔ یعنی اس خواب کا تعلق ایک ایسے ملک سے تھا جس سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا اور وہ بہت پریشان تھے جب وہ خواب مجھے پہنچی تو مجھے اس خواب کی تعبیر کا علم تھا ایک شخص کے متعلق میں سوچ رہا تھا کہ اسے مشرقی افریقہ بھجوا دیا جائے۔ اور اس خواب میں یہ بتایا گیا تھا کہ اسے وہاں نہ بھجواؤ۔ حالانکہ میرے اس ارادہ کا علم میرے سوا اور بعض دوسرے متعلق افراد کے سوا کسی کو نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق مغربی افریقہ کے ایک دوست کو اطلاع دی اور اس نے پھر مجھے لکھ دیا۔ بعض دفعہ ایسی خوابیں بھی آجاتی ہیں۔ اور دوست وہ خوابیں مجھے لکھ دیتے ہیں۔ میری اپنی ایک بچی نے ایک ایسا خواب دیکھا جو وہ خود نہیں سمجھ سکتی تھی۔ اس خواب کے پانچ جزو تھے اور ان میں سے ہر جزو مبشر تھا۔ اس نے گھبرا کر مجھے لکھا کہ میں تو اس خواب کی وجہ سے رات کو سو بھی نہیں سکی مجھے نیند نہیں آتی۔ میں نے اس کو لکھا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں یہ تو بڑی اچھی خواب ہے اور اس کے ہر جزو کی تعبیر بڑی مبشر ہے غرض اللہ تعالیٰ نے جماعت پر اس قدر فضل کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمت کو دیکھ کر ہر احمدی کا سر اپنے رب کے حضور ہر وقت جھکا رہنا چاہیئے اور اسے یہ یقین ہونا چاہیئے کہ وہ خود اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں اس میں کوئی خوبی نہیں۔ کوئی طہارت نہیں۔ اس نے ہر چیز اپنے رب سے لی ہے۔ اور ایسا شخص دنیا کی کسی طاقت سے نہیں ڈرتا۔ دنیا کی کسی دولت سے وہ مرعوب نہیں ہوتا۔ دنیا کا کوئی علم اسے اپنی نظروں میں ذلیل اور حقیر نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے مقابلہ میں اسے جو کچھ ملتا ہے وہ اس ہستی سے ملتا ہے جس کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی طاقت، دنیا کا کوئی علم اور دنیا کی دولت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ غرض

بڑے فضلوں کے وارث ہیں آپ لوگ

ہمیں اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر ہر وقت بجا لاتے رہنا چاہیئے تاکہ وہ اپنے فضلوں کو پہلے سے بھی زیادہ بارش کے قطروں کی طرح ہم پر نازل کرے اور ہمیں وہ دنیا کے لئے نمونہ بنائے ہماری تمام کمزوریوں کو دور کرے اور ہمیں ہماری اپنی غفلتوں سے بچائے ہم خود بھی اپنی غفلتوں سے بچ نہیں سکتے جب تک فضل نہ کرے اور جب بھی وہ دنیا کے علم کے میدان میں یا کسی اور میدان میں مقابلہ ہو تو وہ ہمارے پیچھے کھڑا ہو اور جس طرح اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصرت کا اعلان کرتے ہوئے مخالف دشمنوں کو کہا تھا۔ "مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے"۔ ہمارے کان بھی اس کی میٹھی آواز سنتے رہیں کیونکہ جو خدا کا بندہ ہو جاتا ہے اسکے لئے خدا تعالیٰ اپنی قدرت کے نشان دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا حقیقی بندہ ...

حیدرآباد اور یادگیر میں بعض شادیوں کی تقریبات

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی شمولیت اور دیگر مصروفیات

از مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم یادگیر

(۱)

حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان کے تین افراد کے نکاحوں کا اعلان محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۶ء کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ اب ستمبر ۱۹۶۷ء میں شادیوں کا پروگرام تھا۔ خاندان حضرت شیخ حسن صاحب رضی اللہ عنہ کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو شادیوں میں شمولیت کی اجازت بخشی چنانچہ آنمحترم موصوف مع بیگم صاحبہ اور دو چھوٹے بچوں کے ۱۰ر ستمبر کو قادیان سے روانہ ہو کر ۱۲ر ستمبر حیدرآباد تشریف لائے۔

۱۴ر ستمبر کو عزیزہ نثار احمد صاحب ابن سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم کی شادی تھی۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب میں رسم و رواج ترک کر کے سادگی اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔

۱۶ر ستمبر کو عزیزہ سیٹھ محمد عبدالصمد ابن سیٹھ محمد عبدالحی صاحب و عزیزہ محمد نوراللہ غوری ابن مولوی محمد اسمٰعیل کا غوری امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی تقریب شادی تھی۔ یہ تقریب لیڈی حیدری کلب میں منعقد ہوئی۔ حیدرآباد شہر کے معززین و وزراء و عہدیداران کے کونسلر وغیرہم خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب میں قادیان کا تعارف کرایا اور مکہ اور مدینہ کے بعد اس کے مرتبہ کی وضاحت کی۔ اور بتایا کہ آج ایک شادی عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ کی عزیز محمد عبدالصمد صاحب کے ساتھ ہو رہی ہے عزیزہ موصوفہ اپنی پہلی شادی کے دو سال بعد بیوہ ہو گئیں اور میری تحریک پر دونوں خاندانوں نے اس رشتہ کو منظور کیا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اس موقعہ پر واضح کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تاکیدی وصیت کی تھی کہ معاشرہ کو پاک صاف رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ بیوہ کی جلد شادی کر دی جائے۔ ۱۷ر ستمبر کو لیڈی حیدری کلب ہی میں دعوت ولیمہ ہوئی۔

۱۹ر ستمبر کو جماعت احمدیہ یادگیر کی خواہش پر محترم صاحبزادہ صاحب مع بیگم صاحبہ و بچگان یادگیر تشریف لے گئے۔ معززین شہر اور احباب جماعت سے ملاقات کے علاوہ ۲۰ر ستمبر کو نوراللہ غوری کی دعوت ولیمہ میں شرکت فرمائی اور بہت سے احباب کو ان کے خانگی امور میں مشورہ دیا۔ اور مفید نصائح سے نوازا۔

۲۲ر ستمبر کو خطبہ جمعہ میں آپ نے ارشاد نبوی امام ایک ڈھال ہے اس کے پیچھے ہو کر لڑا کرتے ہیں کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ ہم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے اور ترقی نہیں کر سکتے جب تک کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریکات پر عمل پیرا نہ ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے جماعت کے سامنے کئی تحریکات رکھی ہیں۔ ان میں ایک تحریک رسومات کو ترک کرنا ہے۔ میں اس وقت خاص طور پر احمدی مستورات سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضور پر نور کی اس تحریک پر دل و جان سے عمل پیرا ہوں خود بھی رسومات کو ترک کریں اور دوسروں کو بھی تلقین کریں۔

۲۳ر ستمبر کو آپ قریب کی جماعتوں کی درخواست قبول کرتے ہوئے تیما پور شورا پور تشریف لے گئے۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے حضرت بیگم صاحبہ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ جماعت نے محترم صاحبزادہ صاحب سے درخواست کی کہ ہم مسجد بنا رہے ہیں اس جگہ پر آپ دعا فرماویں۔ چنانچہ آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ ایک احمدی دوست کی درخواست پر اس کے باغ اور زمین میں جا کر اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی۔

۲۴ر ستمبر کو جماعت کے بعض انتظامی امور کے بارہ میں عہدیداران نے آپ سے مشورہ کیا اور ہدایات حاصل کیں۔ آپ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق احمدی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی کو دینا سخت منع ہے۔

۲۵ر ستمبر آپ گلبرگہ تشریف لے گئے احباب جماعت سے ملے۔ اور حضرت خواجہ بندہ نواز کی درگاہ پر بھی گئے۔ درگاہ پر عام مسلمانوں کو غیر اللہ کے آگے سجدہ کرتے دیکھ کر آپ کو بہت افسوس ہوا آپ نے ایک شاہی مسجد بھی دیکھی۔ جو اب ویران پڑی تھی۔ آپ نے خدام کی معیت وہاں نماز ادا کی۔

۲۶ر ستمبر کو گلا خراب ہونے کے باوجود جماعت کی خواہش پر یادگیر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے جمعہ پڑھایا اور گذشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات پر عمل درآمد کرنے کی تلقین کی۔ اور رشتہ ناطہ کے بارہ میں جماعتی تعلیم کی وضاحت فرمائی۔

بعد نماز عصر آپ اوٹکور تشریف لے گئے۔ جو یادگیر سے ۳ میل دور واقع ہے۔ وہاں بعض احباب جماعت کے تنازعات کی باتیں سنیں اور انہیں باہم اتفاق و اتحاد سے رہنے کی تلقین فرمائی۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کے دلوں کی کدورت کو نکال دے۔ اوٹکور میں جماعت یادگیر کے بیڑی کے تین کارخانہ جات ہیں وہاں کے منتظمین کی درخواست پر وہاں تشریف لے گئے۔ اور بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

۳۰ر ستمبر کی رات واپس یادگیر تشریف لائے اور یکم اکتوبر کو یہاں کے بیڑی کے کارخانہ میں تشریف لے گئے۔ کیونکہ ان کا مالی سال ختم ہو رہا تھا منتظمین نے ایک دعائیہ تقریب منعقد کی تھی جس میں آپ نے شمولیت فرمائی۔ اور حسب موقعہ آپ نے خطاب فرمایا اور زریں نصائح سے بھی نوازا۔

(۲)

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا کام

محترم صاحبزادہ صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب کی مصروفیات

محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھی تشریف لائی تھیں۔ جس طرح حضرت صاحبزادہ صاحب جماعتی کاموں میں مشغول رہے۔ محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ احمدیہ مستورات کی تربیت کا کام سرانجام دیتی رہیں۔ محترمہ صدر صاحبہ نے ممبرات کا دینی معلومات کا امتحان لیا۔ ناصرات کی دینی کمزوری دیکھ کر سخت افسوس کرتے ہوئے خادم کو بذریعہ چٹھی توجہ دلائی۔ کہ بحیثیت مبلغ آپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ مقامی مستورات اور ناصرات کو دینی تعلیم اور قرآن کریم باترجمہ سکھائیں۔

آپ نے لجنہ اماء اللہ یادگیر کا انتخاب بھی کروایا۔ یکم اکتوبر ۱۹۶۷ء کو محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے خاص طور پر لجنہ اماء اللہ کا اجلاس طلب کیا جس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات کی روشنی میں تین اہم باتوں پر روشنی ڈالی۔

اول۔ بد رسومات کا ترک کرنا۔ محترمہ صدر صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ میں اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک رسوم کو ختم نہ کر دوں۔ رسوم کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا شادی بیاہ یا کسی کی فوتیدگی کے مواقع پر رسومات میں زیادہ تر عورتوں کا حصہ ہوتا ہے۔ اگر وہ ان سے پرہیز کریں تو جلد اصلاح ہو سکتی ہے۔

دوم یہ کہ قرآن کریم کو ناظرہ پڑھنا اور اس کا ترجمہ سیکھنا۔ محترمہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات میں قرآن کریم سیکھنے کے متعلق بڑا زور دیا ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ تین سال تک ساری جماعت کو قرآن کریم سادہ

اور یہ بات جب پڑھا دوں گا۔ اور یہ تبھی ہو گا جب آپ مل کر لجنہ اماء اللہ کے انتظام کے ذریعہ کوشش کریں گی اور سبھی احمدی تبھی کہلائیں گی جب آپ قرآن کریم کو سیکھیں گی اور اُس کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں گی جب آپ کو علم ہی نہ ہوگا کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے۔ تو اُس پر عمل کیا کر سکیں گی پس یہاں کی مستورات اس طرف متوجہ ہوں۔ خود بھی قرآن کریم سیکھیں اور عمل کریں۔ اور اپنے بچوں اور بچیوں کو بھی قرآن کریم پڑھائیں۔ تاکہ وہ بھی اپنی زندگیاں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق گذار سکیں۔

سوم۔ تیسری بات جس کی طرف آپ نے توجہ دلائی تھی وہ لڑکیوں کی تربیت کے بارے میں تھی۔ آپ نے فرمایا کہ ناصرات الاحمدیہ کے اجلاسوں میں بچیاں بہت کم شوق سے حصہ لیتی ہیں جس کی وجہ سے دینی باتوں کا بھی بچیوں کو صحیح طور پر علم نہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ نے ناصرات الاحمدیہ کا قیام اس لئے فرمایا تھا کہ ہماری بچیوں کو اس شعبہ کے ذریعہ منظم کر کے ابتداء ہی سے دینی تعلیم دی جائے اور سلسلہ کے کاموں کے لئے شروع سے ہی بچیوں کو تیار کیا جائے۔ بچیاں اُسی وقت دلچسپی لے سکتی ہیں جب ان کی ماؤں کو دلچسپی ہو۔ اس لئے میں لڑکیوں کی ماؤں سے خاص طور پر یہ درخواست کروں گی کہ وہ اپنی بچیوں کو باقاعدہ اجلاس میں بھجوائیں۔ میں نے ہفتہ واری اجلاس کا انتظام کر دیا ہے تاکہ وہ اُن صورت میں جبکہ سکولوں میں کوئی دینی تعلیم نہیں ہے ناصرات کے شعبہ کے تحت دینی باتیں سیکھیں مرکز کی طرف سے مقرر کردہ نصاب پر عمل کریں۔ تقریر کی مشق کریں پھر دیکھیں انشاء اللہ کچھ عرصہ بعد آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ہماری بچیوں میں کتنی تبدیلی ہو گئی ہے اور وہ احمدیت کا نام بلند کرنے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے کیا کچھ نہیں کر سکتیں۔

اس طرح محترمہ صدر صاحبہ نے قیام یادگیر میں احمدی مستورات کے گھروں میں جا کر خود گشت کر کے ملاقات کر کے ضروری ہدایات اور تعلیمی نصائح سے سرفراز فرمایا۔

آپ تیماپور۔ شورا پور۔ گلبرگہ کی جماعتوں میں بھی تشریف لے گئیں جماعت احمدیہ یادگیر کی مستورات بہت خوش قسمت ہیں کہ وہاں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ تشریف لائیں اور اپنی ہدایات اور نصائح سے نوازا۔

ہم محترمہ صدر صاحبہ کے بے حد ممنون و مشکور ہیں۔ اور ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق دے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہمیں اللہ تعالیٰ آپ کی ہدایت اور نصائح پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مدینۃ المسیح قادیان کی خبریں

قادیان ۲۴ر اکتوبر۔ محترم مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

۲۰ر اکتوبر کو آپ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کا خطبہ پڑھ کر سنایا۔

۲۔ ہفتہ واری تعلیمی جلسہ بتاریخ ۲۲ر اکتوبر بروز اتوار بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی منعقد ہوا جس میں مکرم ملک عبدالحمید صاحب پشاوری مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر نیز مکرم سید جعفر حسین صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی نے تقاریر کیں۔ (گذشتہ اشاعت میں مکرم عطاء الرحمن صاحب عباسی کی جگہ پر ملک نذیر احمد صاحب پشاوری کا نام غلطی سے درج ہو گیا تھا۔ احباب تصحیح فرمالیں)

۳۔ ماہ رواں میں احمدیہ فٹ بال ٹیم نے مقامی کالج گراؤنڈ میں وڈالہ گرنتھیاں ہائر سیکنڈری سکول اور سکوفیشنل کالج کے ساتھ ٹورنامنٹ بال میچ کھیلے۔ جن میں بلحاظ ٹیم علی الترتیب تین اور چار گولوں سے کامیاب رہی۔

۴۔ جملہ درویشان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

۵۔ جلسہ سالانہ قادیان کے انتظامات شروع ہو گئے ہیں گذشتہ اتوار سے مقبرہ بہشتی کی صفائی کے سلسلہ میں ہفتہ وار وقار عمل ہو رہے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

ارشادات!

(بابت چندہ جلسہ سالانہ)

(۱)

"پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق متواتر کئی سالوں سے یہ دیکھا گیا ہے کہ جو جماعتیں شروع سال میں چندہ دیتی ہیں وہ تو دے دیتی ہیں اور جو شروع میں نہیں دیتیں ان کے ذمہ بقایا رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمارے سالانہ بجٹ کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور ان کے ذمہ بھی بعض دفعہ دو سال کا چندہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ کا چندہ ایک ایسی چیز ہے جس کے دینے کا ہمارے ملک میں سالہا سال سے رواج چلا آتا ہے۔ جلسہ سالانہ ایک اجتماع کا موقعہ ہے۔ اور اجتماع کے موقعہ پر ہمارے ملک میں لوگوں کی عادت ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ امداد ضرور کرتے ہیں۔"

(۲)

"ہمارا جلسہ سالانہ تمام عرسوں میلوں اور اجتماعوں سے بالکل مختلف ہے۔ اور اس میں حصہ لینا بڑے ثواب کا کام ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ہمارا تجربہ ہے کہ جو جماعتیں جلسہ سے پہلے چندہ دے دیتی ہیں وہ تو دے دیتی ہیں۔ اور جو رہ جاتی ہیں وہ رہ ہی جاتی ہیں۔"

احباب جماعت و عہدیداران کرام سے یہ درخواست ہے کہ وہ اپنے پیارے امام (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے مندرجہ بالا ارشادات پڑھیں۔ اور اس کی تعمیل میں اپنی ذاتی اور مقامی مشکلات کے مقابل پر سلسلہ کی مرکزی مشکلات کو مقدم رکھتے ہوئے اور قربانی کا نمونہ پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

جملہ امراء صاحبان۔ مبلغین کرام اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت اور حلقہ میں وصولی چندہ جلسہ سالانہ کا فوری طور پر جائزہ لیں اور کوشش کریں کہ جلسہ سالانہ سے قبل اس چندہ کی سو فیصدی وصولی ہو جائے تاکہ اجتماع میں شریک ہونے والے مہمانوں کی مہمان نوازی میں کوئی دقت پیدا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ جملہ احباب جماعت کو اپنے فضل سے چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت اور ضرورت کو صحیح طور پر سمجھنے اور اس کی ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال قادیان)

درخواست دعا۔ میرے والد محترم اسمٰعیل شریف صاحب ساکن ساگر ضلع شیموگہ جو ۱۹۳۵ء میں احمدی ہوئے تھے۔ اڑھائی سال ہوئے وفات پا گئے تھے قبل ازیں احباب سے درخواست دعا نہیں کر سکا۔ احباب براہ کرم ان کی مغفرت و ترفیع درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ وہ سلسلہ احمدیہ کے مخلص فرد تھے۔

خاکسار عبدالحمید شریف ساگر شیموگہ

چندہ وقفِ جدید

(کی)

سو فیصدی کرنیوالی جماعتوں کی فہرست زیرِ ترتیب ہے

جماعت احمدیہ ہندوستان کی جملہ جماعتوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لے کر وقفِ جدید کے چندوں کی وصولی کی رفتار کو تیز کر دیں۔ جس قدر وعدہ جات جماعتوں نے ارسال کئے ہیں ان کی تکمیل کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ کیونکہ مومن کا وعدہ ایسا ہی یقینی ہوتا ہے۔ گویا کہ نقد ادائیگی ہو گئی۔ اسی لئے اپنے وعدے کو مومن کا وعدہ ثابت کریں۔

چندہ وقف جدید کی سو فی صدی ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی فہرست زیرِ ترتیب ہے۔ وہ جماعتیں جن کے وعدے سو فی صدی یا پچانوے فی صدی ادائیگی کی اطلاع دفتر میں پہنچ جائے گی یا رقم داخل خزانہ ہو جائے گی ان جماعتوں کے نام صدر، سیکرٹری مجالس مالی اور انفرادی کارکنان وقفِ جدید کے اسمائے گرامی بغرض دعا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دفتر کی طرف سے نومبر کے مہینہ میں پیش کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

احباب کرام اس نادر موقعہ سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا کر مستفیض ہوں

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال

(کا)

اختتام ـــ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۶۷ء

تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ تحریک جدید کے موجودہ مالی سال کا اختتام ۳۱ر اکتوبر ۶۷ء کو ہوگا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز انشاء اللہ تعالےٰ نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان فرما دیں گے۔ اکتوبر کے آخر تک بہرحال سال رواں کے وعدہ جات کی ادائیگی ہو جانی لازمی ہے۔ ایسے احباب جنہوں نے تا حال اپنے وعدوں کی سو فی صدی ادائیگی نہیں کی۔ وہ جلد از جلد وعدہ کی رقوم مرکز میں ارسال فرما دیں۔

نیز مہربانی فرما کر کوشش فرمائیں کہ یہ وعدے وقت کے اندر ادا ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ جملہ وعدہ کنندگان کو اس کی توفیق بخشے۔ اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست دعا

میرے بڑے لڑکے عبد العظیم کا عقد امتہ القدیر بنت عبد الرؤف صاحب اور میری لڑکی رضیہ بیگم کا نکاح منظور احمد صاحب ولد محمد قاسم صاحب حیدرآباد کے ساتھ ۱۷ر ستمبر ۱۹۶۷ء کو حیدرآباد میں ہوا۔ دونوں رشتوں کے بابرکت اور ثمراتِ حسنہ کا باعث بننے کے لئے دعا فرما دیں۔

خاکسار عبد المجید احمدی عثمان آبادی

موصوف نے اس خوشی کی تقریب پر مبلغ -/۱۰ روپے شکرانہ فنڈ اور -/۵ روپے اعانت بدر میں ارسال فرماتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

بدر

خبریں

نئی دہلی ۲۳ر اکتوبر۔ اتحادی سبھا کی ۲۳ ویں سالگرہ کے موقعہ آل انڈیا ریڈیو سے قوم کو خطاب کرتے ہوئے آج راشٹرپتی ڈاکٹر ذاکر حسین نے اتحادی سبھا کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ دنیا میں امن اور خوشحالی کے لئے یہ اقوام متحدہ ہماری واحد امید ہے۔ راشٹرپتی نے کہا کہ اقوام متحدہ نے موجودہ یُگ کو ایک عالمی جنگ سے بچا لیا ہے۔ شاید اب تک اس کی یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ کیونکہ عالمی امن کو سنگین اور بھاری خطرات درپیش رہے ہیں۔ اتحادی سبھا کی کامیابی کا ایک دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس نے کافی حد تک انسان کو آزادی دلائی ہے۔ اور بہت سے غلام ممالک اس کی بدولت آزاد ہوئے ہیں۔ جب اتحادی سبھا قائم ہوئی تھی۔ تو اس کے ۵۱ ممبر تھے۔ آج ۱۲۲ ممبر ہیں تاہم اب یہ متعدد قوموں کی نمائندگی نہیں کرتی۔ آپ نے کہا کہ ماضی میں متعدد ایسے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ جب دنیا جنگ کے دہانے پر کھڑی نظر آتی تھی جو شاید ساری انسانیت کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی اور تہذیب و تمدن کو خطرے میں ڈال دیتی خوش قسمتی سے قوموں کے رہنماؤں کی عقلمندی کے باعث عالمی امن کو خطرے میں ڈالنے والے تمام مسائل اتحادی سبھا میں رکھے گئے۔

نیو یارک ۲۳ر اکتوبر۔ ایٹمی ماہر سائنس دانوں نے ایٹمی مسلہ کے اشاعت کے سلسلہ میں اپنی جو رپورٹ اتحادی سبھا کے سیکرٹری جنرل کو پیش کی ہے۔ اس کے مطابق بھارت موجودہ پانچ ایٹمی ممالک کے علاوہ ان ۱۲ ممالک میں سے ایک ہے۔ جو اپنے ٹیکنیکل ذرائع کا بیشتر حصہ تعمیری سرگرمیوں سے دوسری طرف موڑنے کے بغیر ایٹمی اسلحہ کی تیاری کو بڑھاوا دے سکتے ہیں۔ بھارت کے بارے میں رپورٹ میں لکھا ہے کہ اسے ایٹمی تیار بنانے کے لئے اپنے موجودہ دفاعی بجٹ میں ۱۰ سے ۳۰ فیصدی تک سالانہ اضافہ کرنا پڑے گا۔ جبکہ ان ماہرین کا یہ بھی اندازہ ہے کہ ان ۱۲ ممالک کو درمیانہ درجہ کی۔ لیکن اہم ایٹمی طاقت کے طور پر آئندہ دس سالوں تک ترقی کرنے کے لئے سالانہ ۱۷ کروڑ ڈالر ایٹمی اسلحہ کی تیاری پر خرچ کرنے ہونگے جبکہ انتہائی قسم کی ایٹمی طاقت بننے کے لئے ایٹمی سالانہ ۱۷۸ کروڑ ڈالر خرچ کرنے ہونگے بھارت کے علاوہ جو دیگر پانچ ممالک ایٹمی ہتھیار تیار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان میں مغربی جرمنی۔ کینیڈا۔ اٹلی۔ پولینڈ۔ اور سویڈن شامل ہیں۔

کھٹمنڈو ۲۳ر اکتوبر۔ بھارت کے نائب وزیر اعظم شری مرارجی ڈیسائی نے کل رات یہاں ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت سرکار نیپال کو ترقیاتی کاموں میں برابر امداد دیتی رہے گی۔ ہم اپنی مشکلات کے باوجود جس قدر امداد دے سکیں گے وہ ضرور دیں گے۔ خواہ وہ تھوڑی مقدار میں ہی کیوں نہ ہو۔ اگرچہ بھارت نیپال سے بڑا ملک ہے تاہم اس نے آزاد ممالک میں ہمیشہ مساوات قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ شری ڈیسائی نے دونوں ملکوں کے لوگوں میں دوستی اور مفاہمت کے رشتوں کو اور زیادہ مضبوط بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے کسی کا واضح طور پر نام لئے بغیر کہا کہ بدقسمتی سے کچھ ایسے بھی ہیں جو غلط فہمیاں پیدا کر کے مسرت حاصل کرتے ہیں۔ لیکن مجھے امید ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ رشتے کو فروغ ملتا رہے گا۔ دونوں ملک ایک دوسرے کے جس قدر قریب ہیں اس کی کوئی اور مثال نہیں ملتی۔

قاہرہ ۲۲ر اکتوبر۔ مصر کے بحری بیڑہ نے اسرائیل کے دو بحری جنگی جہاز ڈبو دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک تباہ کن جہاز ایلات تھا۔ جس میں ۲۳۰ اسرائیلی فوجی موجود تھے۔ یہ ۲½ ہزار ٹن وزنی تھا۔ یونائیٹڈ عرب ری پبلک کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایلات کو پورٹ سعید سے ۱۴ میل دور صحرائے سینائی کے بالمقابل ڈبو دیا گیا۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ پورٹ سعید کی بندرگاہ میں تعینات مصری گن بوٹ سے میزائل چلا کر ایلات کو ڈبو دیا گیا۔ گو ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ اسرائیل کا کتنا جانی نقصان ہوا ہے تاہم کہا جاتا ہے۔ کہ اسرائیلی سرکار نے اپنے ایک فوجی ہسپتال کے حکام کو کہا ہے کہ وہ ۱۵۰۔ اسرائیلی زخمیوں کے علاج معالجہ کے لئے تیار رہیں۔ دوسرے شہروں سے ڈاکٹر وہاں بھیجے جا رہے ہیں۔ اسرائیل ترجمان نے کہا کہ تباہ کن جہاز ایلات شہادت سے کافی دور گشت کر رہا تھا مگر مصر کا کہنا ہے کہ وہ مصری علاقائی پانیوں میں داخل ہو گیا تھا۔ اسرائیلی ترجمان نے بتایا کہ جب جہاز ڈوب گیا تو اس کا عملہ اسے چھوڑ کر آ گیا۔ اب عملہ کو بچا کر ساحل پر لانے کے لئے وسیع پیمانہ پر ہوائی اور سمندری کارروائی ہو رہی ہے ایلات پہلے برطانیہ کے پاس تھا۔ اس سے دوسری جنگ عظیم میں خدمات لی گئی تھیں۔ پہلے اس کا نام ہز میجسٹی شپ زیلس تھا اور برطانیہ نے ۱۹۵۶ء میں اسے اسرائیل کے پاس فروخت کر دیا تھا۔ گیارہ جولائی کو معرکہ دو بدیسی ساخت کی تارپیڈو کشتیاں ڈبوئی گئی تھیں۔ یہ واردات آج کی جائے وقوعہ سے صرف چند میل کے فاصلہ پر ہوئی تھی۔ آج کی واردات ہر بورٹ سے چند میل کے فاصلہ پر رومانہ کے نزدیک ہوئی۔ ایک ترجمان نے

صوبہ اُتر پردیش کی سالانہ کانفرنس ملتوی ہو گئی

صوبہ اُتر پردیش کی جماعتوں کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض ناگزیر مجبوریوں کے پیشِ نظر صوبہ اُتر پردیش کی صوبائی کانفرنس جو مورخہ ۴ و ۵ر نومبر ۱۹۶۷ء کو شاہجہانپور میں منعقد ہو رہی تھی

ملتوی

کر دی گئی ہے۔ اب انشاء اللہ یہ کانفرنس جلسہ سالانہ قادیان کے بعد منعقد ہو گی آئندہ تاریخ کا تعین جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان دار الامان میں احباب جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اُتر پردیش سے مشورہ کے بعد کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ احباب مطلع رہیں۔

خاکسار بشیر احمد
صدر مجلس استقبالیہ صوبائی کانفرنس